جلد ۳۴ | ۱۱ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھش | ۸ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۱۱ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ تبلیغ ـ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں اور گھٹنے میں تا حال درد ہے۔ عام طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق لاہور سے ۹ فروری کو اطلاع پہنچی ہے۔ کہ کئی روز زیادہ تکلیف رہنے کے بعد اب قدرے آرام ہے۔ بخار بھی ہو گیا تھا۔ جو اب نہیں ہے۔ نیند آجانے سے گذشتہ شب آرام سے گذری۔ حالت بفضلہ تعالے رو بصحت ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

مکرم جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب کی بیگم صاحبہ بعارضہ لقوہ بیمار ہو گئی ہیں۔ احباب خاص طور پر صحت کے لئے دعا کریں:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صلیب قبول کرنے کے بعد عیسائیوں کے لئے کوئی گریز کی جگہ نہیں

"مسیح کا مصلوب ہونا توریت کے رو سے اس بات کا مانع تھا کہ اور تمام صلحاء اور راستبازوں کی طرح اس کا رفع روحانی ہو۔ اور یہی بار بار یہود کا اعتراض بھی تھا۔ پس نصاریٰ نے اس پہلو کو اختیار کر لیا کہ حضرت مسیح درحقیقت مصلوب ہو گئے ہیں۔ اور پھر یہ بات بنا کر گویا وہ بعض عیسائیوں کے روبرو صلیب سے نجات پا کر تین دن بعد مع جسم آسمان پر چلے گئے تھے۔ یہ نہایت لغو اور بیہودہ عذر ہے۔ کیونکہ جبکہ انہوں نے توریت کے موافق اس بات کو مان لیا۔ کہ یسوع مصلوب ہو کر درحقیقت مورد لعنت ہو گیا تھا۔ تو اب بلاشبہ توریت اسکو آسمان پر چڑھنے سے روکتی ہے۔ ورنہ توریت خود باطل ہوتی ہے۔ یہ کیونکر مان لیا جائے۔ کہ توریت کے لعنت کا حکم اوروں کے لئے ابدی اور یسوع کے لئے صرف تین دن تک محدود تھا۔ توریت میں کوئی ایسی تخصیص نہیں۔ بلکہ اس لعنت سے ابدی لعنت مراد ہے۔ کہ جو کبھی بھی گلے سے نہیں اترے گی۔ اگر موسٰے کی کتاب توریت میں کہیں تین دن کا ذکر بھی ہے۔ تو حضرات عیسائیان ہم کو وہ مقام دکھلاویں ہم محض ثالث کے طور پر یہ گواہی دیتے ہیں۔ کہ اگر حضرت یسوع درحقیقت مصلوب ہو گئے ہیں۔ تو اس صورت میں یہود انکو لعنت ابدی اور جہنمی ہونے کا مصداق ٹھہرانے میں بلاشبہ حق پر ہیں۔ اور توریت میں ایک حرف بھی ایسا نہیں ہے۔ جو تین دن کی لعنت کے بارے میں عیسائیوں کی تائید کر سکے۔ صلیب کے قبول کرنے کے بعد عیسائیوں کو کوئی بھی گریز کی جگہ نہیں۔ اور اقرار صلیب کے بعد یہ عذر کہ فلاں عورت یا فلاں مرد نے انکو آسمان پر چڑھتے دیکھا تھا۔ نہایت نکما اور فضول اور لغو عذر ہے۔ کاش یہ چڑھنا یہود کے علماء اور فقیہوں کو دکھلایا ہوتا۔ اور اگر وہ دیکھتے بھی تو اسکا یہی نتیجہ ہوتا۔ کہ وہ سمجھ لیتے کہ توریت منجانب اللہ نہیں ہے۔ مگر اب عیسائیوں نے خود یہود کا ہاتھ بلند کر دیا۔ کیونکہ جب یسوع کو مصلوب مان لیا۔ تو اب ابدی لعنت کو ماننا انہیں لازم آگیا۔ اور یہ کہنا کہ ابدی لعنت یسوع پر نہیں پڑ سکتی۔ یہ ایک نیا دعوٰے ہے۔ جسکا ثبوت اب تک عیسائیوں نے توریت کے رو سے نہیں دیا۔ درحقیقت عیسائی لوگ بڑی مصیبت میں ہیں کیونکہ اگر فرض محال کے طور پر بلا دلیل یہ بھی مان لیا جائے۔ کہ اوروں پر تو ابدی لعنت صلیب سے پڑتی ہو مگر یسوع پر صرف تین دن تک پڑی۔ تو اس سے بھی عیسائی جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ لغت کے رو سے خود لعنت ایک ایسا لفظ ہے۔ جو دل سے تعلق رکھتا ہے اور لعین اس حالت میں کسی کو کہا جاتا ہے۔ کہ جب شیطان کی تمام خصلتیں اس کے اندر آجاتی ہیں۔ اور وہ مردود اور دشمن خدا ہو جاتا ہے۔ تو کیا ایک دم کے لئے بھی یہ حالتیں حضرت عیسٰے علیہ السلام کے لئے تجویز کر سکتے ہیں۔ تو پھر وہ لعنت جو صلیب کا نتیجہ تھا۔ کیونکر یسوع پر پڑ سکتی ہے۔ اور اگر نہیں پڑی تو یسوع مصلوب بھی نہیں ہوا۔

ایڈیٹر: غلام نبی
بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۱ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ہش

آریوں کے مکتی مشن کے پردہان کی صریح غلط بیانی

(از ایڈیٹر)

"دیانند سالویشن مشن" کے "پردہان لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے" نے ۱۰ فروری کے "آریہ گزٹ" میں "قادیان میں کیا دیکھا" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ خیال تو یہ تھا۔ کہ ایک ذمہ دار آریہ سماجی لیڈر اور مکتی سبھا کا صدر تعصب سے بالاتر ہوکر اپنے خیالات کا اظہار صحیح رنگ میں کریگا۔ اور کوئی ایسی بات نہ لکھیگا جس میں شک وشبہ کا شائبہ بھی پایا جائے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ لالہ جی نے جی بھر کر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اور ایسی غلط بیانی سے بھی دریغ نہیں کیا۔ جسے معمولی عقل وسمجھ کا انسان بھی غلط بیانی کہے بغیر نہیں رہ سکتا لیکن لالہ جی کو اسے پیش کرنے پر ذرا بھی حجاب محسوس نہیں ہوا۔ اور انہوں نے بڑے وثوق کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ کہ

"قادیان میں ہر روز ایک دو ہندو بچے باہر سے اغوا کر کے لائے جاتے ہیں۔ جن کو مسلمان بنایا جاتا ہے۔ اور اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان کا سارا خرچ انجمن برداشت کرتی ہے"۔

ہم لالہ جی سے پوچھتے ہیں۔ اگر زیادہ نہیں۔ تو ۲۳ جنوری کے دن تو آپ بقول خود قادیان میں موجود تھے اور بڑی آزادی سے جماعت احمدیہ کے اداروں میں گھوم پھر رہے تھے۔ حتیٰ کہ کالج کے ہوسٹل میں پہنچ کر احمدی طلباء سے بھی آپ نے گفتگو کی۔ ادہر ادہر عمارات بھی دیکھیں۔ مہربانی کرکے اتنا بتا دیجئے۔ کہ اس دن کتنے ہندو بچوں کو باہر سے اغوا کر کے لایا گیا۔ کہاں اور کس وقت مسلمان بنایا گیا۔ اور آپ نے ان کو بچانے کے لئے کیا کیا۔

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ لالہ جی اپنے مضمون میں خود بخود یہ سب کچھ لکھ دیتے۔ اور وہ یقیناً لکھتے اگر ان کے پاس کچھ بھی ثبوت ہوتا۔ اور شور وفغاں سے آسمان سر پر اٹھا لیتے۔ کہ دیکھو کتنا بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ لیکن پہلے نہیں لکھا۔ تو اب ثابت کریں۔ اور اگر وہ اس ایک دن کے متعلق اپنے اس الزام کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیں۔ تو باقی ایام کے متعلق خود بخود ثابت ہوجائیگا۔ لیکن اگر وہ ایک دن کے متعلق بھی اسے ثابت نہ کرسکیں۔ اور وہ قطعاً ثابت نہیں کرسکتے تو انہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ دیدہ دانستہ انہوں نے کتنا بڑا جھوٹ بولا۔ اور "آریہ گزٹ" کے پڑھنے والوں کو کتنی بڑی غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کیسی شرمناک کوشش کی۔

ہم لالہ جی کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ ہر روز کے متعلق تو الگ رہا۔ کسی ایک روز کے متعلق ہی ثابت کریں۔ کہ قادیان میں ہندو بچوں کو اغوا کر کے لایا اور مسلمان بنایا گیا اگر وہ اتنا بھی ثابت نہ کرسکیں۔ تو اس الزام کو واپس لیں۔ اور اس کی تردید کریں۔ ورنہ سمجھا جائیگا۔ کہ آریوں کی مکتی سبھا کے پردہان میں بھی اتنی شرافت باقی نہیں رہ گئی کہ ایک صریح غلط بیانی اور جھوٹ کی تردید کرے۔ یا اس کے درست ہونے کا ثبوت دے۔

پردہان صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے آج تک اس قسم کا کوئی ایک واقعہ بھی کبھی قادیان میں نہیں ہوا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ اگر کسی احمدی کو کہیں کوئی ایسا بچہ ملے جو والدین سے بچھڑا ہوا ہو۔ تو خواہ کسی مذہب کا ہو۔ جلد سے جلد اس کے وارثوں کا پتہ لگا کر ان کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ اور اس قسم کی کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

پس جس جماعت کے امام کا یہ ارشاد ہو۔ اور جو جماعت اپنے امام کے ہر ارشاد پر لبیک کہنا باعث سعادت سمجھتی ہو۔ اس کے متعلق اس قسم کی غلط بیانی ایک آریہ لالہ جی کا ہی کام ہوسکتا ہے۔

لالہ جی نے اپنے اس چھوٹے سے مضمون میں اور بھی کئی غلط بیانیاں کی ہیں۔ اور بعض باتیں تو اسلام کے متعلق معمولی سی واقفیت بھی نہ رکھنے بلکہ بتانے کے باوجود یاد نہ رکھ سکنے کی وجہ سے ان کے قلم سے غلط نکل گئی ہیں۔ مثلاً تعلیم الاسلام کالج کے ہوسٹل کے طلباء سے گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"میں نے پوچھا۔ کہ دن میں کتنی دفعہ اکٹھی نماز پڑھتے ہو۔ انہوں نے کہا پانچ دفعہ دو دفعہ صبح۔ دو دفعہ شام اور ایک دفعہ دن کو"۔

لیکن جو شخص اتنی بڑی غلط بیانی کرنے کی جرأت کرسکتا ہے۔ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی معمولی غلط بیانیوں کا ذکر کرنا فضول ہے۔

ایک اور مجاہد دین کی امریکہ کے لئے روانگی

احباب جماعت مخلصانہ الوداع کہیں اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں

مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر واقف تحریک جدید مبلغ امریکہ ۱۳ فروری بروز بدھ قادیان سے پونے تین بجے دن کی گاڑی سے کلکتہ کے لئے روانہ ہوں گے۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں سٹیشن پر تشریف لائیں۔ راستہ کے سٹیشنوں کے احباب بھی انہیں دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمائیں اللہ تعالےٰ ان کا حامی وناصر ہو۔ اور کامرانی سے واپس لائے آمین

(انچارج تحریک جدید قادیان)

کیا آپ اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر چکے ہیں؟

ہر احمدی اپنی زندگی وقف کرسکتا ہے۔ اور ہر احمدی سے وقف زندگی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ خدمت دین کے یہ مواقع بار بار نہیں آتے۔ اس وقت فوری طور پر مولوی فاضلوں کی۔ گریجوایٹوں کی۔ انڈر گریجوایٹوں کی۔ میٹرک پاس نوجوانوں کی سلسلہ کو ضرورت ہے۔ ساری دنیا کی آبادی دو ارب ہے۔ اس میں سے پندرہ لاکھ احمدی ہیں۔ باقی لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ہمیں لاکھوں مبلغوں کی ضرورت ہے۔ اس وقت دین کی فوج کی بھرتی کھل گئی ہے۔ جو اس فوج میں بھرتی ہونا چاہے۔ وہ بہت جلد اپنے نام سے اطلاع دے۔ اب دنیا کے چاروں طرف سے مبلغین کی مانگ آنے والی ہے۔ اور مبلغین کا کام بہت وسیع ہو رہا ہے۔ اور کفر کی افواج پر اب چاروں طرف سے اسلامی افواج حملہ کرنے والی ہیں۔ ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کریگا۔ (انچارج تحریک جدید)

بیرونی ممالک میں مدرسین کی ضرورت

بیرونی ممالک میں ٹرینڈ استادوں کی ضرورت ہے جو T. ۔ B ہوں۔ یا S.A.V ہوں واقف زندگی ہونا شرط نہیں۔ جو احباب جانے کے خواہش مند ہوں۔ وہ فوراً اپنے ناموں سے اور کوائف سے ہمیں اطلاع دیں۔ تنخواہیں معقول ہیں۔ تبلیغ کے مواقع بھی نکل آئیں گے۔ دوستوں کو اپنے خرچ پر جانا ہوگا۔ ہاں ان کی ہر قسم کی دیگر امداد بذریعہ دفتر تحریک جدید مہیا کی جائیگی۔

(انچارج تحریک جدید)

درخواست دعا بذریعہ تار

لکھنؤ ۹ فروری۔ محمد یاسین صاحب بذریعہ تار درخواست کرتے ہیں۔ میرے والد مولوی محمد عثمان صاحب کی حالت نہایت تشویشناک ہو رہی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا موجودہ ایام کیلئے اہم ترین ارشاد

دنیا کی تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ ہر نبی اپنے زمانہ کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہوتا ہے۔ موجودہ دنیا کا دور ضلالت ایسا غیر معمولی گمراہی اور اللہ تعالےٰ سے بُعد کا زمانہ ہے۔ کہ جس کے متعلق قرآن کریم کی تعلیم سے ثابت ہے۔ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے مخالفین کی بدعادات اس آخری زمانہ کے لوگوں میں ایسی نمایاں طور پر ظہور پذیر ہونگی۔ کہ گویا گذشتہ سب امتوں کے لوگ زندہ ہو کر آ گئے ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو حضور سرور عالم فخر الانبیاء خاتم الرسل رسول عربی محمد فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم جو تمام دنیا کے لئے مبعوث ہونے کی بعثت ثانیہ کہا گیا ہے۔ گویا جو منظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک کی ابتداء میں دنیا پر موجود تھا یعنی اللہ تعالےٰ کی ذات سے لاعلمی اور اصلی خالق کی جگہ ذہنی طور پر معبودان باطلہ کو دی جاتی تھی۔ اور اللہ تعالےٰ کی مقدس اعلےٰ ہستی سے بالکل بیگانہ اور ناآشنا تھے۔ وہی صورت آجکل ہے۔ چنانچہ اس وقت کے حالات کو دیکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح بے چین ہو گئی۔ اور بنی نوع انسان کو آستانہ الوہیت پر جمع کرنے کے لئے بیتاب ہو کر بارگاہ الٰہی میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دعائیں شروع کیں۔ اور اس مقصد عظیم کے لئے حضور نے دنیا کی آبادی سے الگ ہو کر اپنے ہر قسم کے آرام کو بالائے طاق رکھتے ہوئے غار حرا کو منتخب کیا۔ چنانچہ کئی مہینے تنہائی میں دن اور رات کے اوقات بارگاہ الٰہی میں مخلوق کو راہ راست پر لانے کے لئے قربان کر دیئے۔ اس تنہائی میں حضور کو نہ اکیلے رہنے کی تکلیف محسوس ہوئی۔ اور نہ ہی کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کی گزند کا وہم دل میں آیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ محض ستو لے جاتے۔ جو سخت بھوک کے وقت استعمال فرما لیتے اور بس۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جاگنا سونا۔ اٹھنا بیٹھنا وغیرہ سب اسی تڑپ پر مستور تھا۔ کہ کسی طرح خالق حقیقی سے بیگانہ اور مہجور مخلوق کو اصلی معبود سے آشنا کیا جائے۔ جس میں لوگوں کی اصل روحانی زندگی متصور تھی۔ اس تنہائی میں نہ معلوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مطہر اور اللہ تعالےٰ کی محبت میں سرشار روح نے اپنے معبود حقیقی کی بارگاہ عالی میں کیا کیا راز و نیاز کی بے تابانہ طور پر التجائیں کیں۔ اور کن الفاظ میں کیں۔ اس سوز و گداز کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی دلی پکار کو قبولیت کا درجہ حاصل ہو گیا۔ اور حضور پر اسی غار میں سب سے اول وحی ربانی اقرا باسم ربك نازل ہوئی۔ اور آپ پر مشیت ایزدی نے نہ صرف اس زمانہ کے لوگوں کے لئے بلکہ قیامت تک کے لوگوں کی دینی اور دنیوی راہ نمائی کے لئے مکمل قانون بطور دستور العمل قرآن کریم کی شکل میں نازل فرمایا جس سے مذہب اسلام کی بنیاد ڈالی۔ اور جو انسانی قوائے روحانی و جسمانی کی اعلےٰ ترین ترقیات کا ضامن ہے۔ اور ایسی دلربا اور افضل ترین آسمانی تعلیم ہے۔ کہ ہر انسان کے لئے بمنزلہ جان ہے۔ اسی لئے قرآن کریم کی تعلیم یعنی مذہب اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

اگر نہ مسلماں خبر داشتے
ہو جاں جنس اسلام نگذاشتے

موجودہ سخت ترین ضلالت کے زمانہ کا بعینہ وہی نقشہ ہے۔ جو اسلام کی ابتدا کے زمانہ میں عرب اور باقی دنیا کا تھا۔ اسی کی طرف دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دور حاضرہ کے لئے اہم ترین ارشاد سلسلہ عالیہ کے ہر فرد کے لئے بہ الفاظ ذیل تاکیدی طور پر فرمایا ہے ؎

دیں غار میں چھپا ہے اک شور کفر کا ہے
یارو دعائیں کر لو غار حرا یہی ہے

اس مبارک کلام میں حضور علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی زمانہ کو موجودہ زمانہ قرار دے کر یہ تاکیدی حکم فرمایا۔ کہ جو نسخہ پہلی مرتبہ لوگوں کو خدا کے آستانہ پر لانے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا وہی برتنا ضروری ہے یعنی خدا تعالےٰ تک پہنچنے کا راستہ لوگوں سے چھپا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ذات سے قطعاً انکار کا غلبہ اور شور اس قدر ہے۔ کہ اور کچھ سنائی نہیں دیتا۔ اس لئے اس نقشہ کو بدلنے کے لئے جو علاج اور تدبیر ابتدا میں کی گئی وہی اب کارگر ہوگی۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے حضور نہائت مضطربانہ اور تنہائی کی دعاؤں سے اس پیش آمدہ مشکل کو حل کرنا ضروری ہے۔ جس سے یقینی کامیابی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کے ہتھیار کو استعمال کرنے کی جس قدر تاکید فرمائی ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ دعا مومن کے لئے بطور محور ہے۔ جس کے گرد سب امور چکر لگاتے ہیں۔ اور حضور نے یہ فرمایا ہے۔ کہ دعا بطور اصل یعنی جڑھ کے ہے۔ باقی اسباب بطور سایہ کے ہیں۔ اور اگر اصل نہ ہوگا۔ تو سایہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اللہ اکبر۔ پھر فرمایا ؎

عقل طفل است ایں کہ گرید بار بار
شیر جز مادر نیاید زینہار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات پر بہت زور دیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عاشقانہ تعلق قائم کرنا اشد ضروری ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے دعا کے لئے اس طرح تاکید فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے احمدی جماعت کو توپخانہ کا افسر مقرر کیا ہے۔ اور فوج کی فتح و ہزیمت کا انحصار زیادہ تر توپخانہ کی فوج کی ہوشیاری و غفلت پر ہے۔ اور فرمایا کہ توپخانہ کی ذرہ سی غفلت لشکر کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے ہماری ذمہ واری نہائت نازک ہے۔ اور فرمایا کہ ہمارے لئے دعا اللہ تعالےٰ نے بطور توپخانہ کے قرار دی ہے۔ اللہ اکبر کس قدر اہمیت سے دعا کے راز کو ظاہر فرمایا گیا ہے۔

ان حالات میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہم ترین ارشاد اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی تعلیم کے ماتحت کہ یہ زمانہ جدوجہد کا ہے۔ یعنی دوڑ کا۔ دعاؤں پر اس طرح زور دینا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت جو سلسلہ عالیہ کے لئے مقدر ہو چکی ہے۔ ہمارے شامل حال ہو کر دنیا کے قلوب کو مسخر کرنے کا باعث ہو۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موجودہ زمانہ میں اسلام کی داغ بیل اور احیاء اسلام کا ہمارے لئے واحد علاج دردمندانہ اور منظم طور پر دعائیں کرنا قرار دیا ہے۔ اس لئے میری ناقص رائے میں جملہ احمدی احباب روزانہ دعائیں اللہ تعالےٰ کے جلال کے اظہار اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن کو اہل دنیا پر واضح کرنے کے لئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو کماحقہ پورا کرنے کے لئے کریں۔ نیز یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ اہم کام یعنی روحانی جنگ میں فتح پانا ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بطور امانت ہمارے سپرد ہے جسکا پورا کرنا اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم سب کاموں سے اس نہائت ضروری فرض کو مقدم کریں۔ باقی معاش وغیرہ کے کام جو کئے جائیں۔ انکو ضمنی تصور کیا جائے تاکہ وہی نقشہ ابتدا اسلام کا جس کی یاد دہانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انتہائی تڑپ کیطرف اشارہ کر کے تاکیدی ارشاد ہمارے لئے فرمایا مدنظر رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا مشن پورا کر کے اور ہمارے سپرد یہ اہم ترین کام کر کے ۳۷ سال ہوئے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور واپس چلے گئے۔ ہمیں چاہیئے کہ بیدار ہو کر اس فرض کو جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسط سے ہمارے سپرد فرما کر ہماری عزت افزائی کی کماحقہ پورا کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں سجدات شکر بجا لائیں۔ کہ ایسا عظیم الشان اور اعلےٰ ترین منصب ہم کو عطا فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ اب تلوار کے جہاد کی بجائے ہمارے لئے جہاد قلمی۔ جہاد دعا اور جہاد نشانہائے عظمےٰ اللہ تعالےٰ کیطرف سے مقرر فرمائے گئے ہیں۔ جبکہ دنیوی بادشاہوں کا جو ارادہ ہوتا ہے۔ اس کے پورا کرنے کے لئے بادشاہوں کیطرف سے ہر ایسا سامان مہیا کر دیا جاتا ہے۔ جو اس کام کی تکمیل کے لئے ضروری ہو۔ تو زمین و آسمانوں کے خالق و مالک کے ارادہ کو پورا کرنے کی رکاوٹ کس طرح ہو سکتی ہے۔ اور جو اس ازلی خدا نے ہماری کامیابی کا گر بتایا ہے۔ وہ سو فیصدی کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔ اس لئے ہمیں یقین کی راہوں پر چلکر اسی نسخہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ جس کیطرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشارہ فرما کر ہمارے لئے اہم ترین ارشاد بہ الفاظ ذیل فرمایا ہے ؎

دیں غار میں چھپا ہے اک شور کفر کا ہے ۔ یارو دعائیں کر لو غار حرا یہی ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً صلیبی موت سے بچائے گئے

(۱)

عیسائی صاحبان اس بات پر حد سے زیادہ زور دیتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر ہماری خاطر مرے اور پھر تیسرے دن قبر سے زندہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ اور آج تک اس انتظار میں ہیں۔ کہ آسمان سے بادلوں میں کسی وقت تشریف لائیں گے اور پھر اپنا جلال ظاہر فرما کر بُرے لوگوں کو سزائیں دیں گے۔ قریباً دو ہزار سال قبل تو جمال میں آئے تھے۔ اور ماریں کھائی تھیں مگر اب جلال میں آکر خوب بدلا لینگے۔ چونکہ حضرت مسیح آسمان پر نہیں گئے لہذا ان کی آمد کا انتظار بھی لاحاصل ہے۔ اس کے لئے ہم انجیل پیش کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ نیک دل اصحاب توجہ اور غور فرمائینگے۔

حضرت مسیحؑ کو اس بات پر بڑا فخر اور ناز تھا کہ اللہ تعالےٰ میری دعائیں سنتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔ "باپ جو آسمان پر ہے میری سُنتا ہے"۔

آپ کو اسا یقین دعا کی قبولیت پر تھا کہ اپنے سب پیروؤں کو خوش خبری کے طور پر فرماتے ہیں۔

"مانگو تو تم کو دیا جائیگا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے۔ اُسے ملتا ہے۔ اور جو ڈھونڈھتا ہے۔ وہ پاتا ہے۔ اور جو کھٹکھٹاتا ہے۔ اُس کے واسطے کھولا جائیگا۔ تم میں ایسا کونسا آدمی ہے۔ کہ اگر اُس کا بیٹا اس سے روٹی مانگے تو وہ اسے پتھر دے یا اگر مچھلی مانگے تو اُسے سانپ دے۔ پس جب تم بُرے ہوکر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا چاہتے ہو تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دیگا"۔ (متی ۷/۱۱)

اس سے بھی زیادہ زور اور ایمانی جوش سے فرماتے ہیں۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائیگا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی"۔ (متی ۱۷/۲۰)

پھر حضرت یسوع مسیحؑ اور بھی زیادہ وثوق اور یقین سے دعا کے پُر اثر اور حیرت انگیز نتیجہ خیز ہونے کے متعلق فرماتے ہیں۔

"یسوع نے جواب میں اُن سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو نہ صرف وُہی کروگے جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا بلکہ اگر اس پہاڑ سے بھی کہوگے۔ کہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یوں ہی ہو جائیگا۔ اور جو کچھ دُعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تم کو ملیگا"۔ متی ۲۱/۲۲-۱۹

دیکھئے کیسا صاف بیان ہے۔ کہ اگر رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو تو خُدا دعا کے نتیجہ میں پہاڑوں کو اپنی جگہ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ درختوں کو اپنی جگہ سے ہلا دیتا اور سکھا دیتا ہے۔ الغرض کوئی بھی بات جو ایمان سے مانگی جائے ناممکن نہیں ہوگی۔ بلکہ حضرت مسیحؑ تو فرماتے ہیں کہ جب عام لوگ بُرے ہوکر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دیتے ہیں تو پھر یہ کس قدر ظلم اور اندھیر کی بات ہے۔ کہ کوئی انسان خدا سے مچھلی مانگے اور خدا اُسے سانپ دے اور خدا سے روٹی کے لئے دعائیں کرے اور وہ اسے پتھر دے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ کہ مانگو تو تمکو دیا جائیگا اور کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائیگا۔

اب ہم موجودہ عیسائی صاحبان سے نہیں پوچھتے کہ ان کے واسطے کھولا جاتا ہے۔ یا نہیں۔ اور آیا اُن کی دعا سے پہاڑ اپنے ٹھکانے سے ہل کر سمندر میں جا گرتے ہیں یا نہیں کیونکہ ممکن ہے۔ اُن میں شاید کوئی بھی رائی کے دانے کے برابر ایمان رکھنے کا دعویٰ نہ کرے۔ لہذا ہم حضرت مسیحؑ کو جو استاد تھے اور جنہوں نے دُعا کے متعلق یہ سب کچھ فرمایا دیکھتے ہیں۔ کہ آیا انہوں نے کہیں دُعا کی ہے۔ اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ انہوں نے واقعی کسی بات کے لئے دُعا کی اور پورے جوش۔ زور۔ عاجزی اور تضرع سے کی تو پھر کوئی چارہ ہی ہمارے لئے نہیں رہتا سوائے اس بات کے تسلیم کرنے کے کہ ان کی دُعا ضرور قبول ہوئی ہوگی۔ ورنہ بصورت دیگر اُن کے تمام مندرجہ بالا جوش خروش سے پُر دعوے نعوذ باللہ بے حقیقت اور غلط ٹھہرتے ہیں۔

دیکھئے حضرت مسیحؑ واقعہ صلیب سے پہلی رات بے حد اضطرار کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں۔

"اُس وقت یسوع اُن کے ساتھ گتسمنی نام ایک جگہ میں آیا اور اپنے شاگردوں سے کہا یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ میں وہاں جاکر دُعا کر دوں اور پطرس اور زبدی کے دونو بیٹوں کو ساتھ لیکر غمگین اور بے قرار ہونے لگا۔ اُس وقت اُس نے اُن سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ تم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔ پھر ذرا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یوں دعا کی کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے"۔ (متی ۲۶/۳۶-۳۹)

ذرا غور فرمائیے ناصرہ کا نبی یسوع دُعا کی قبولیت پر یقین رکھنے والا مسیح کس قدر زور سے منہ کے بل گر کر باپ سے دُعا کرتا ہے۔ یہ موت کا پیالہ ٹل جائے۔ کیا باپ اب اُسے مچھلی کے بدلے سانپ دیگا؟ کیا رحیم و کریم خدا اپنے فرستادہ کو روٹی کی جگہ پتھر دیگا۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ جو کچھ اُس کا فرستادہ مانگے گا۔ اُسے ضرور ملیگا۔

پھر اکیلا مسیح ہی نہیں بلکہ پطرس اور دونو زبدی کے بیٹے بھی مسیح کے ساتھ دُعا میں لگے ہوئے ہیں۔ یعنی مسیحؑ سمیت چار آدمی دُعا کر رہے ہیں۔ کہ خُدایا یہ پیالہ ٹل جائے۔ اور مسیحؑ یہ بھی گارنٹی دے چکا ہے۔ کہ جہاں دو یا دو سے زیادہ آدمی خُدا سے دعا کریں۔ وہاں ضرور قبولیت ہوگی۔ خاص طور پر اس وقت جبکہ میں اُن کے بیچ میں موجود ہوتا ہوں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"پھر میں تم سے کہتا ہوں کہ جہاں دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے جسے وہ چاہتے ہیں۔ اتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے اُن کے لئے ہو جائیگی۔ کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں میں اُن کے بیچ میں ہوں"۔ (متی ۱۸/۱۸-۲۰)

یہ تو گویا حد ہی ہوگئی۔ دُعا مانگنے والے چار آدمی ہیں۔ خود حضرت مسیحؑ ان میں موجود ہیں۔ اور اپنے لئے سخت جوش اور تضرع سے دُعا کر رہے ہیں۔ خدا اُن کی سنتا بھی ہے۔ تو پھر کیسے مان لیا جائے۔ کہ خُدا نے باوجود اس قدر دعا کے مسیحؑ سے صلیب کی لعنتی موت کا پیالہ نہ ٹالا۔ یقیناً ٹالا۔ اور اس کا ثبوت بھی انجیل میں موجود ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی"۔

(عبرانیوں ۵/۷)

پس حضرت مسیحؑ کو اللہ تعالےٰ نے ان کی دعا کے نتیجہ میں صلیب کی لعنتی موت سے بچا لیا اور جب وہ صلیب سے اتارے گئے تو نیم غشی کی حالت میں تھے۔ تب ہی تو ان کی پسلی میں جب سپاہی نے بھالا مارا تو خون اور پانی بہہ نکلا۔ کبھی مردوں سے بھی خون اور پانی بہتا ہے۔ مردہ کا تو خون جم جاتا ہے۔ پھر حضرت مسیحؑ تین دن زمین میں ایک محفوظ جگہ زندہ رہے جیسا یونس نبی تین دن مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے۔ اس کے بعد اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی طرف کشمیر چلے گئے۔ اور قبولیت۔ عزت اور حکومت پائی۔ جیسا یونسؑ نبی نے اپنی قوم میں واپس جاکر قبولیت۔ عزت اور حکومت پائی تھی۔ اور وہیں فوت ہوگئے مگر عیسائی صاحبان کو ان کی آمد ثانی سے مایوس نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ فرما گئے ہیں۔

"اب سے مجھے ہرگز نہ دیکھو گے۔ جب تک نہ کہوگے کہ مبارک ہے۔ وُہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے"۔

(متی ۲۳/۳۷-۳۹)

اب اُن کے نام پر آنے والا مبارک وجود حضرت احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آچکا ہے۔ (محمد اشرف واقف زندگی)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

مولوی محمد علی صاحب اپنی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے صریح خلاف

مولوی محمد علی صاحب النبوۃ فی الاسلام صـ۳۳ پر لکھتے ہیں۔

"مسیح موعود کی تحریروں کا انکار مسیح موعود کا انکار ہے"

خداوند تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکماً عدلاً (حدیث) بنا کر بھیجا۔ چنانچہ حضور پُر نور الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صـ۸ پر فرماتے ہیں۔

"میں حیران ہوں۔ کہ ایک طرف تو یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آنے والا موعود حکم ہو کر آئیگا۔ دوسری طرف حالت یہ ہے۔ کہ ایک بات بھی ماننے کو تیار نہیں۔ پھر وہ حکم کس بات کا ہوگا۔ حکم اسے کہتے ہیں جو قاضی ہو۔ اور غلطیاں نکال کر اصلاح کرے"۔ (نزول المسیح صـ۳۴)

مگر مولوی محمد علی صاحب اپنے رسالہ ملخص المصلح الموعود صـ۱۵ و صـ۱۶ پر لکھتے ہیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میاں مبارک احمد صاحب کو مصلح موعود قرار دیا۔ وہ فوت ہوگیا الہامی تعیین جاتی رہی۔ کہ مصلح موعود تین لڑکوں کے بعد آئیگا۔ پس موجودہ تین میں سے تو کوئی ہو نہیں سکتا۔ اب یہی صورت ہے کہ کہیں بعد میں پیدا ہو۔"

(۲) حضرت مسیح موعود کے معاً بعد مصلح موعود کی کیا ضرورت ہے"؟

(۳) حضرت صاحب کے تین موجودہ بیٹے اپنی اپنی جگہ پر حضرت صاحب کی دوسری پیشگوئیوں کے مصداق تو ضرور ہیں۔ مگر مصلح موعود والی پیشگوئی کا کوئی بھی ان میں سے مصداق نہیں۔ آپ کو تینوں کی پیدائش کے بعد الہاماً معلوم ہوا۔ کہ وہ موعود ان کے بعد پیدا ہوگا۔ (المصلح الموعود صـ۳)

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام متعدد کتب میں بیشمار جگہ صاف صاف حضرت محمود ایدہ اللہ [illegible] کو المصلح الموعود قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔ آئینہ کمالات اسلام صـ۳۰۵

(۱) تمام پیشگوئیوں کے جو خاص الفاظ یہ ہیں۔

کہ بعض لڑکے فوت بھی ہونگے۔ اور ایک لڑکا خدا تعالےٰ سے ہدایت میں کمال پائیگا"۔

(۲) "ہم بار بار لکھ چکے ہیں۔ کہ ہم نے کوئی اشتہار نہیں دیا۔ جس میں ہم نے قطع اور یقین ظاہر کیا ہو کہ یہی لڑکا (بشیر احمد) مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے"۔ (سبز اشتہار صـ۱)

(۳) خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے۔ کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا"۔ (سبز اشتہار صـ۱۷)

(۴) وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے"۔ (سراج منیر صـ۳۴)

(۵) "وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"۔

(۶) وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا"۔

(۷) "الہام یہ بتلاتا تھا۔ کہ چار لڑکے پیدا ہونگے۔ اور ایک کو اُن میں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے۔ سو خدا تعالےٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہوگئے"۔ (تریاق القلوب صـ۱۴)

المصلح موعود۔ بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔ اس کا الہامی نام بشیر۔ محمود فضل ہے نو سالہ میعاد کے اندر پیدا ہوگا۔ چوتھی صدی کہیں نہیں لکھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ ذیل کتب میں مکمل مفصل ذکر کیا ہے۔

سبز اشتہار۔ ازالہ اوہام صـ۱۵۶۔ ازالہ اوہام صـ۶۳۵ و تریاق القلوب صـ۴۲ صـ۶۵ صـ۱۴ صـ۴۰ در ثمین۔ آئینہ کمالات اسلام صـ۳۰۵ صـ۵۷۸ و براہین احمدیہ پنجم صـ۹۷ و فتح اسلام صـ۲۰ صـ۹۷ و تذکرہ صـ۱۳۹ صـ۸۵ صـ۱۶۵ و تحفہ گولڑویہ صـ۵۶ و انجام آتھم صـ۱۵ و سراج منیر صـ۳۴ نزول المسیح صـ۱۹۲ و حقیقۃ الوحی صـ۲۱۷ صـ۳۶ صـ۲۱۲ عسلِ مصفّیٰ جلد ۲ صـ۵۸۵ از میرزا خدا بخش غیر مبایع

نزول المسیح صـ۱۹۶۔ البدر جلد ۴ صـ۵ صـ۲

مولوی محمد علی صاحب ریویو مارچ ۱۹۰۶ء صـ۱۸۸ میں لکھتے ہیں:۔

"اب سیاہ دل لوگ جو حضرت میرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں۔ اس بات کا جواب دیں۔ اگر یہ افترا ہے۔ تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے۔ پس اس کا اثر چاہیئے تھا۔ کہ گندہ ہوتا۔ نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی۔ جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی"۔

مولوی محمد احسن صاحب نے جلسہ سالانہ ۱۹۱۱ء میں آپ کو ذریت طیبہ قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا۔

(تینوں بیٹے) خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند صاحب علم صاحب عفت۔ صالح حضرت مسیح موعود کی آل ہیں۔ اور انی اللہ معلک و مع اھلک کے الہام کے پورے مصداق ہیں"۔

پیارے ناظرین" ہم آپ کو کلی یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم صاحبزادہ صاحب (سیدنا محمود) کو اپنا بزرگ اور امیر اور ملجا و ماویٰ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری۔ اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں۔ اور دل سے اُن سے محبت کرتے ہیں۔ واللہ علیٰ ما نقول شہید

("پیغام صلح" ۱۴/۳ ۲۹)

مولوی محمد علی صاحب ریویو جلد ۷ صـ۸۳ پر لکھتے ہیں۔

اس نظم میں جو پیشگوئی لڑکے کے متعلق ہے۔ وہ خود حضرت مہدی موعود کے الہامات کے مطابق ہے۔ کیونکہ آپ کو خدا تعالےٰ نے خبر دی۔ کہ آپ کی اولاد میں خدا تعالےٰ ایک شخص کو کھڑا کریگا۔ جو آپ کا قائم مقام ہوگا۔ جس کے ذریعہ دین اسلام کو بڑی ترقی ہوگی"۔

مولوی صاحب! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ پر غور فرمایئے۔

"جب پیشگوئی ظہور میں آجائے۔ اور اپنے ظہور سے اپنے معنے آپ کھول دے اور اُن معنوں کو پیشگوئی کے آگے رکھ کر بدیہی طور پر یہ معلوم ہو۔ کہ وہی سچ ہے۔ تو پھر اُن میں نکتہ چینی کرنا ایمانداری نہیں"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ صـ۸۷)

الحمد للہ کہ حضرت امیر المومنین نے ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء بروز جمعۃ المبارک خدا سے خبر پاکر المصلح الموعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ خدا تعالیٰ نے تصدیق کی۔ کیا ہی مبارک وہ لوگ ہیں۔ جو آپ کی غلامی کو صد فخر سمجھتے ہیں۔

احقر محمد ابراہیم واقف زندگی

اپنے آپ کو سلسلہ کے سپرد کر دینا ہی توکل ہے

مذہب پر دو دَور آیا کرتے ہیں۔ ایک دور پراگندگی کا اور ایک دَور نظام کا۔ دَورِ پراگندگی میں ہر شخص کا فرض ہوتا ہے۔ کہ جس جس رنگ میں اور جس دائرہ میں کام کر سکتا ہے کرے۔ اور اس کا نام توکل ہوتا ہے۔ اور دورِ نظام میں اپنے آپ کو سلسلے کے سپرد کر دینا۔ اور سلسلے کے منشاء کے مطابق کام کرنا اور اس کے نظام میں منسلک ہونا ہی توکل ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں صرف خلیفہ ہی عطا نہیں کیا۔ بلکہ موعود خلیفہ عطا کیا ہے۔ اور موعود خلیفہ بھی وہ جس کا مقام خلافت سے بالا ہے۔ ہمارے امام ہمارے مطاع کا وہ بلند مقام ہے۔ کہ فرشتے بھی آپ پر رشک کرتے ہیں۔ ہم کتنے خوش نصیب ہیں۔ جن کو ایسا خوش نصیب جرنیل عطا کیا گیا ہے۔ کہ جس کے نام سے اسلام کی فتح مقدر ہے۔ آج جو احمدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر کان دھرتا ہے۔ اور لبیک کہتا ہوا اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کرتا ہے۔ وہ ایک نظام میں منسلک ہو کر اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے سپرد کر دیتا ہے خدا تعالےٰ کے سپرد کی ہوئی چیز کبھی ضائع نہیں جاتی۔

واقفین زندگی کی ان دنوں سخت ضرورت ہے۔ اس لئے جنہوں نے اپنی زندگی وقف نہیں کی۔ اور وہ دین کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی وقف کر کے اس نعمت عظمےٰ کو حاصل کریں۔ بیرونی ممالک میں ٹرینڈ استادوں کی بھی ضرورت ہے۔ جو S.A.V یا B.T ہوں۔ انچارج تحریک جدید

مصر میں ایک مصری احمدی سے ملاقات کا عجیب اتفاق

ایک احمدی نوجوان نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں مصر سے عریضہ ارسال کرتے ہوئے ایک مصری احمدی سے عجیب اتفاقی طور پر ملاقات ہو جانے کا ذکر کیا ہے۔ جہاں یہ ملاقات نہایت پر مسرت اور خوشکن تھی۔ وہاں مصری احمدی بھائی کا اخلاص بھی قابل تعریف تھا۔ وہ نہ صرف نہایت بے تابی کے ساتھ احمدیت کا ذکر سنتے ہی لپٹ گیا۔ بلکہ ساری پارٹی کو گھر لے جانے پر بھی اصرار کرنے لگا۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

سیدنا و امامنا سلامت باشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں جب بھی موقع ملتا ہے۔ تبلیغ کو نہیں بھولتا۔ میں اس وقت مرسا مطروح میں ہوں۔ جو شمالی افریقہ کی بندرگاہ ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ۱۹۳۹ء میں جرمن فوجیں داخل ہوئی تھیں۔ میں قاہرہ رخصت پر گیا۔ اور اتفاق ایسا ہوا۔ کہ رات کے وقت ۹ بجے سنٹرل قاہرہ میں ہم سات ہندی راستہ بھول گئے۔ بہت کوشش کی کہ راستہ مل جائے۔ اور ہم انڈین Y.M.C. میں پہنچ جائیں۔ مگر بے سود آخر ٹرام سے اتر کر ایک چوک میں کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھا۔ تو ایک طرف ایک مصری کھڑا نظر آیا۔ میرے ساتھیوں میں سے ایک شخص ایسا تھا۔ جو سب سے زیادہ عربی میں گفتگو کر سکتا تھا۔ مگر سب نے مجھے کہا۔ کہ جاؤ۔ راستہ پوچھو۔ میں اس آدمی کے پاس گیا۔ اور پوچھا۔

میں۔ آپ انگریزی جانتے ہیں (یہ فقرہ عربی زبان میں کہا)

مصری۔ آپ تو عربی جانتے ہیں۔ پھر کیوں مجھ سے یہ سوال کرتے ہیں۔

میں۔ عربی بھائی میں زیادہ نہیں جانتا۔

مصری۔ یہ دوسرا فقرہ بھی عربی ہے۔ اس لئے آپ عربی میں جو بات پوچھنی ہے پوچھئے

میں نے اس جگہ کا نام لے کر پوچھا۔ کہ وہاں کا راستہ بتلائیے۔

مصری۔ آپ ہندی ہیں۔

میں۔ جی ہاں۔ میں ہندی ہوں۔

مصری۔ آپ کونسے شہر کے رہنے والے ہیں۔

میں۔ آپ نے ہندوستان نہیں دیکھا۔ میں کیا بتاؤں اور آپ کو کیا معلوم ہو سکے گا۔

مصری۔ پہلے مجھے اپنے شہر کا نام بتائیے۔ پھر میں آپ کو راستہ بتاؤں گا۔

میں (خدا جانے اس وقت مجھے کیا خیال آیا) میں نے کہا میں اس جگہ رہتا ہوں۔ جہاں اس زمانہ کا امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں۔ یعنی ......

مصری۔ ہاں تو آپ قادیان کے رہنے والے ہیں۔

میں۔ جی ہاں۔

مصری۔ کیا ان کو مانتے ہیں۔ اور احمدی ہیں۔

میں۔ جی ہاں۔ خدا کے فضل سے میں احمدی ہوں۔

مصری مجھے چمٹ گیا۔ اور معانقہ کر کے کہنے لگا۔ الحمد للہ میں بھی احمدی ہوں۔ چلو میرے گھر۔ مگر افسوس رات کی وجہ سے اور زیادہ آدمی ہونے کے باعث میں نہ گیا۔ ان کا پتہ نوٹ کیا۔ اور خط لکھا۔ تو جواب آیا ہے۔ وہ شخص مصر کی جماعت کا سیکرٹری تبلیغ ہے۔ اس کا ایڈریس یہ ہے

محمد البسیونی آفندی ۱۲ شارع شندہ سعد شبرا۔ القاہرہ۔

M. BASSYOUNY
12, SANDOUBI Street
SHOUBRA
CAIRO.

تبلیغ کی ایک راہ تبلیغی خط و کتابت ہے

تعلیم یافتہ احمدی جو یہ خواہش رکھتے ہیں۔ کہ وہ بھی خدمت دین کریں۔ ان کے لئے موقع ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ تبلیغی خط و کتابت کے لئے اپنا نام پیش کریں۔ مرکز انہیں ان کی تعلیم کے مطابق اور ان کے عہدے کے موافق چند پتے ارسال کرے گا۔ جن کو وہ خطوط کے ذریعہ تبلیغ کریں۔ شاید کوئی آپ کی اس جد و جہد سے ہی ہدایت پا جائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

عرش کا مالک خدا تم سے دین کیلئے قربانی طلب کرتا ہے

اپنے دل کو سیاہ نقطوں سے بچا کر خدا کی رضا کو حاصل کرنے والے بنو

تحریک جدید کے انیس[19] مطالبات میں سے ایک مطالبہ "وقف رخصت"

ہر احمدی یا تو تاجر ہے۔ یا زمیندار ہے۔ یا ملازم پیشہ ہے۔ اور ہر ملازم کو سال میں ایک یا دو یا تین ماہ رخصت ملتی ہے۔

اسی طرح ہر زمیندار سال میں چند ماہ فارغ رہتا ہے۔ اور ہر تاجر سال میں کچھ دن فراغت کے نکال سکتا ہے۔ قربانی قربانی پکارنے والو۔ خدا کے خلیفہ نے تمہیں پکارا ہے۔ کہ ہر احمدی اپنی رخصتیں وقف کرے۔ کس لئے؟ تبلیغ کے لئے۔ جہاد کبیر کے لئے۔ تا اسے مجاہد کہہ کر صحابہ رضی کا مثیل بنایا جاوے۔ اور جنت کا وارث۔ ہر شخص کے دل میں وقف رخصت کی خواہش پیدا ہوتی ہوگی۔ اور سفید نقطہ لگنا شروع ہوتا ہوگا۔ مگر خوش قسمت وہی ہے۔ جو فوراً قطعی فیصلہ کر کے مرکز میں اطلاع دیتا ہے۔ کہ وہ اپنی رخصتیں وقف کرے گا۔ اور مرکز کے بتائے ہوئے محاذ جنگ پر لڑے گا۔ مارنے مرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ دوسروں کو زندہ کرنے کے لئے اور خود زندہ ہونے کے لئے۔ جب تک ہر احمدی قطعی طور پر اسی طرح بستر کندھے پر رکھ کر قرآن ہاتھ میں لیکر اور اپنا راشن بغل میں دبا کر محض راہ للہ تبلیغ کے لئے نہیں نکلتا۔ اس کا یہ کہنا بے کار ہے۔ کہ وہ صحابہ رض کی طرح ہے۔ روپے کی قربانی میں وہ مثیل ہے لیکن جہاد کے میدان میں وہ اس وقت ہوگا۔ جب ہمارے

(ناظر دعوت و تبلیغ)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور انعامی چیلنج

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار "اہلحدیث" (۲۵ر جنوری ۱۹۴۲ء) میں لکھتے ہیں:۔

"مولانا ابراہیم سیالکوٹی آج کل انعام تقسیم کرنے میں بہت فیاضی سے کام لے رہے ہیں۔ مسلم لیگ کے متعلق ایک مضمون کا جواب دینے والوں کے لئے آپ نے تین ہزار روپیہ انعام رکھا ہے۔ خدا جانے کسی نے وصول کیا ہے یا نہیں۔ اب مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابو الکلام کے لئے پانچ ہزار روپیہ انعام رکھا ہے۔ دیکھیں کون وصول کرتا ہے؟ ایسے فیاضانہ انعامات کے اعلانات سن کر ہمارے منہ سے بے ساختہ نکلتا ہے۔ ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم مہر وفا کچھ تو ادھر بھی"

مولوی ابراہیم صاحب کے صرف دو انعام دیکھ کر تو مولوی صاحب کے منہ میں پانی بھر آیا۔ مگر کیا انہیں یہ یاد نہیں۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مخالف مولویوں کو بے شمار روپیہ کے انعامی چیلنج نہایت فیاضی سے دیئے۔ مثلاً (۱) لفظ توفی پر ایک ہزار (۲) دجال معہود کی بابت ایک ہزار۔ (۳) نور الحق کے سلسلہ میں پانچ ہزار (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے اور دوبارہ آنے کے بارہ میں حدیث دکھانے پر ۲۰/۲۱ ہزار (۵) یہاں تک کہ دیگر علماء کے علاوہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کر کے اعجاز احمدی کی مثل لانے پر دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج دیا۔ مگر دیگر علماء کی طرح آپ بھی وصول کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اور ان "فیاضانہ انعامات" بلکہ ثمرات سے محروم رہے۔ اس محرومی کی وجہ بھی سن لیجئے۔ اس طرح احادیث نبویہ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسیح و مہدی لوگوں کو مال دیگا۔ مگر وہ اسے قبول نہ کر سکیں گے۔

پھر اگر وہ موقع نکل گیا ہے۔ تو اب جبکہ مکرم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے انعامی چیلنج پر چیلنج چھپ رہے ہیں۔ اور وہ مؤکد بعذاب حلف اٹھانے پر ۲۰/۲۱ ہزار روپیہ دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ تو اتنی بڑی رقم پر کیوں آپ کے منہ میں پانی نہیں بھر آتا۔ علماء کا ان انعاموں کے حصول سے عجز ان کی بطالت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت و حقانیت کا زبردست ثبوت ہے۔

(خاکسار سید احمد علی مبلغ)

پنڈت دیانند جی کی تحریروں سے ویدوں کی ازلیت کی تردید

پنڈت دیانند جی نے قرآن مجید ایسی عظیم الشان کتاب کے الہامی ہونے کا انکار کرنے کے لئے یہ اصول وضع کیا۔ کہ الہام الہٰی ہمیشہ ابتدائے دنیا میں نازل ہونا چاہیئے۔ اور چونکہ وید ہی وہ کتاب ہے جو ابتدائے دنیا میں ظاہر ہوئی۔ اس لئے ازلی ہونے کی وجہ سے وید الہامی ہیں۔ مگر وید خود اپنی ازلیت کا بڑے زور شور سے انکار کر رہے ہیں۔ ایک گذشتہ مضمون میں اس پر کچھ روشنی ڈالی گئی تھی۔ لیکن شاید آریہ سماجی دوست یہ کہہ دیں کہ ان منتروں کا ترجمہ وہ نہیں جو پیش کیا گیا۔ بلکہ کچھ اور ہے۔ اس لئے آج کے مضمون میں پنڈت جی کی اپنی تحریریں اور وید منتروں کے وہ ترجمے جو پنڈت جی نے خود تحریر کئے۔ ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ جن سے بخوبی ظاہر ہو جائے گا۔ کہ پنڈت جی ویدوں کی ازلیت کی جو رٹ لگاتے رہے وہ حقیقت پر مبنی نہ تھی۔ اور آخر صداقت اور اصل حقیقت ان کے قلم سے نکل ہی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی روشن ہو جائیگا۔ کہ پنڈت جی نے یہ اصل صرف اس لئے وضع کیا۔ کہ دوسری الہامی کتابوں کے انکار کے لئے رستہ کھل جائے۔ پنڈت جی کی بہت سی ایسی تحریریں ہیں۔ جو ویدوں کی ازلیت پر پانی پھیرتی ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱)

یجر وید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۷ کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "تمام دنیا کو پیدا کرنے والے یگ معبود کل پرمیشور کو جو قدیم سے دنوں یا انترکش (خلا) میں موجود ہے۔ اور جس کی سب تعظیم کرتے آئے ہیں اور کرتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔ وید سے ہدایت پا کر تمام عالم اور سادھیہ یعنی منتروں کے معنوں کو قرار واقعی جاننے والے گیانی رشی اور دیگر انسان پوجتے ہیں۔" (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مترجم نہال سنگھ صفحہ ۱۴۹)

مندرجہ بالا تحریر کے جلی الفاظ قابلِ غور ہیں۔ منتر کا ترجمہ کرتے ہوئے پنڈت جی تین زمانوں کا ذکر کر رہے ہیں۔ ماضی، حال، مستقبل۔ تعظیم کرتے آئے ہیں۔ یعنی ماضی کے زمانہ میں ایسا کرتے رہے۔ اور اب بھی یعنی موجودہ زمانہ میں ایسا کرتے ہیں۔ اور آئندہ (مستقبل) میں ایسا کریں گے۔ اس عبارت کو پڑھنے کے بعد کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ کتاب جس میں زمانہ ماضی کا ذکر ہو۔ وہ ازلی کہلا سکتی ہے۔ تعظیم کرتے آئے ہیں۔ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ویدوں کے ظہور سے پہلے لوگ ایسا کیا کرتے تھے۔ اور اب جبکہ ویدوں کا ظہور ہو چکا ہے اب بھی کرتے ہیں۔

رگوید کا دوسرا منتر جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وید سے پہلے کچھ رشی موجود تھے۔ اس کے بارے میں پنڈت جی نے بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اس منتر میں پہلے رشیوں کا ہرگز ذکر نہیں۔ لیکن اس کے باوجود جو ترجمہ انہوں نے کیا وہ صاف بتاتا ہے۔ کہ ویدوں سے پہلے کوئی زمانہ گذر چکا ہے۔ جو زمانہ ماضی ہے۔

چنانچہ اس منتر کا ترجمہ جو انہوں نے رگوید آدی بھاشیہ میں کیا ہے وہ یہ ہے۔ ان (معترضین) کا یہ بیان کہ اگنی یجر وید براہمن سے منتر بھاگ کا الگ ہونا پایا جاتا ہے ویسا ہی بے بنیاد ہے۔ کیونکہ ایشور تری کال درشی (تینوں زمانوں کا حال جاننے والا ہے) اس منتر کے معنی یہ ہیں۔ کہ مجھ ایشور کی زمانہ ماضی وحال و نیز زمانہ آئندہ میں منتروں کے مطالب کو کما حقہ جاننے والے رشی منتر اور پر ان (لوگ) سے بادلیل (نرک) ستتی (تعریف) کرتے رہے ہیں۔ اب کرتے ہیں۔ آئندہ بھی کریں گے۔

قارئین کرام پنڈت جی کے ترجمہ پر غور فرمائیں۔ باوجود ایچاپیچی کے وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکے۔ کہ ویدوں میں زمانہ ماضی کا ذکر ہے۔ جیسا کہ "مجھ ایشور کی زمانہ ماضی میں رشی ستتی (تعریف) کرتے رہے ہیں" کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ پس یہ منتر پنڈت جی کے ترجمہ کی روشنی میں بھی اس بات کا علی الاعلان اظہار کر رہا ہے۔ کہ ویدوں سے پہلے ایک زمانہ تھا جس کو خود انہوں نے زمانہ ماضی قرار دیا ہے۔ اور ہر وہ کتاب جس میں زمانہ ماضی کا ذکر ہو۔ وہ ازلی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پنڈت جی مہاراج خود تحریر کرتے ہیں۔

"اَنادی یعنی جس چیز کی آدی (باعث ابتدا) کوئی علت یا زمانہ نہ ہو۔ اس کو ازلی کہتے ہیں۔"

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۸۰ بار دہم)

ازلیت وید کا دعوے کرنے والے سماجی دوست پنڈت جی کی ان تحریروں کو پڑھیں۔ اور بتائیں کہ وہ کتاب۔ جس میں زمانہ ماضی کا ذکر ہو۔ وہ ازلی ہوتی ہے یا غیر ازلی۔ بانی آریہ سماج کا تو یہ فیصلہ ہے کہ جس کے پہلے کوئی زمانہ نہ ہو وہ ازلی ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی ان کا اقرار ہے۔ کہ ویدوں سے پہلے ایک زمانہ گذر چکا ہے۔ جس میں رشی لوگ خدا کی استتی کرتے رہے ہیں۔ پس ان کی تعریف کے مطابق وید ازلی نہیں ہیں۔ ہاں اگر آپ کے نزدیک پنڈت جی کی انادی اور ازلی کی تعریف غلط ہو۔ اور آپ کے نزدیک ازلی کی یہ تعریف ہو کہ ازلی وہ ہوتا ہے جس سے پہلے بہت سا زمانہ گذر چکا ہو اور بہت سے لوگ گذر چکے ہوں۔ تو پھر تو وید کیا پنڈت جی کی انیسویں صدی کی تحریر کی ہوئی کتاب ستیارتھ پرکاش بھی ازلی ہے۔

(۲)

میں نے پہلے ایک مضمون میں بتایا تھا کہ عقلاً دنیا میں تین دور گذر چکے ہیں۔ (۱) دور اجتماعی یعنی وہ وقت جبکہ نسل انسان ایک مقام پر محدود تھی۔ پنڈت دیانند کے قول کے مطابق تبت میں محدود تھی۔ (۲) دوسرا دور دور تفرق ہے۔ جبکہ نسل انسان دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیل گئی۔ اور ان کا آپس میں کوئی تعلق نہ رہا۔ (۳) تیسرا پھر دور اجتماعی جبکہ ریل تار، ڈاک ٹیلیفون وغیرہ کے ذریعہ دنیا ایک ملک کے حکم میں ہو گئی۔ وید ابتدائے دور اجتماعی میں نازل نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو یقیناً ہر ملک میں وید ملتا۔ اور دوسرے دور اجتماعی میں بھی وید نہیں ظاہر ہوا۔ کیونکہ یہ آریوں کو مسلم ہی نہیں۔ ہاں وید ان دونوں دوروں کے درمیان ایک خاص ملک میں دور تفرق میں ظاہر ہوا۔

چنانچہ پنڈت جی کی حسب ذیل تحریر اس بات پر روشنی ڈالتی ہے۔ کہ واقعہ میں وید دور تفرق میں ظاہر ہوئے۔

پنڈت جی یجر وید ادھیائے ۱۹ منتر ۶۷ کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اے پرمیشور جو پتر (برزگ) عالم ہمارے درمیان موجود ہیں یا جو ہم سے دور کسی ملک میں رہتے ہیں۔ جن کو ہم جانتے ہیں اور جن کو بوجہ دور دراز ملک میں رہنے کے ہم نہیں جانتے تو ان سب کو ٹھیک ٹھاک جانتا ہے۔ اس لئے تیری عنایت سے ہمیں ان کا شرف نیاز حاصل ہو۔" (رگوید ادی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۵۳ مترجم نہال سنگھ)

کس قدر صاف اور بین الفاظ میں بتایا گیا ہے۔ کہ جب ویدوں کا ظہور ہوا۔ اس وقت لوگ ایک ملک میں نہیں رہتے تھے۔ بلکہ دور دراز ملکوں میں پھیل چکے تھے۔ اور اتنا زمانہ ان کو علیحدہ ہوئے اور متفرق ہوئے گذر چکا تھا کہ وہ ایک دوسرے سے ناواقف ہو چکے تھے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہو۔ کہ لوگ تبت کو جو کہ پنڈت جی کے نزدیک پہلا مقام اجتماع تھا چھوڑ چکے تھے۔ دور تفرق شروع ہو چکا تھا۔ تبھی تو وید میں یہ دعا مانگی گئی ہے کہ اے پرمیشور جو کسی دوسرے ملک میں رہتے ہیں۔ جن کو ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے ہمیں ان کا شرف نیاز حاصل ہو۔ پس پنڈت جی کی یہ تحریر ایک اور ایک دو کی طرح ثابت کر رہی ہے کہ وید دور تفرق میں نازل ہوئے۔ دریں صورت وید ابتدائے دنیا کی کتاب ہرگز تسلیم نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی اس کی ازلیت کا دعوٰی درست ہے۔

(۳)

رگوید ادی بھاشیہ بھومکا میں یجر وید ادھیائے ۱۹ منتر ۱۱ کا ترجمہ حسب ذیل لکھا ہے:۔

"سوم ودّیا (علم نباتات) کی تعلیم دینے والے اور وشسٹھ یعنی تمام علوم اور نیک گنوں کا شوق و رغبت رکھنے والے۔ علم نباتات کے محافظ۔ اور اول آپ تمام علوم کو پڑھ کر دوسروں کو پڑھانے والے یا اس کا تجربہ اور تحقیقات کرنے والے اور ہمارے قدیم بزرگ

(ریتر) پرمیشور اور دھرم کی خواہش رکھنے والے سچے علوم کا دان خیرات کرنے والے سب کو علم معرفت عطا کرتے ہوئے اس عالم منصف و حقیقی پرمیشور کو ملتے ہیں۔ ہر انسان کو اس پر عمل کر کے تمام کرنیں حاصل کرنی چاہئیں

(رگوید آدی بھاشیہ صفحہ ۱۵۳)

اس منتر میں قدیم بزرگوں کا بھی ذکر خیر کیا گیا ہے۔ اور یقیناً وہ کتاب جس میں کسی قدیم چیز کا ذکر ہو۔ وہ ہرگز ہرگز ازلی نہیں ہو سکتی ہے اگر آریہ سماجیوں کی لغت میں قدیم کے معنی پہلے اور پرانے کے نہ ہوں۔ بلکہ قدیم بزرگ سے مراد بجائے پہلے زمانہ کے موجودہ یا آئندہ ہونے والے بزرگ ہوں۔ تو پھر یقیناً ویدوں کی ازلیت قائم ہو جاتی ہے۔ اور ویدوں کی ازلیت میں ذرہ بھر زوال نہیں آتا۔ لیکن ابھی تک تو آریہ سماجی بھی قدیم کے معنی پرانے کے ہی کرتے ہیں چنانچہ ایک مقام پر پنڈت جی لکھتے ہیں وہ سے لفظ ہر نعیہ گربھ کے استعمال سے ویدوں کا اصلی اور قدیم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور پرانے یا قدیم ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا"

(رگوید آدی بھاشیہ صفحہ ۲۴۸)

دونوں جگہ قدیم کا لفظ استعمال ہوا ہے اور قدیم سے مراد پرانے اور پہلے زمانہ میں ہونے والے کے لئے گئے ہیں۔

پس منترجہ بالا عبارت میں قدیم رگ کے الفاظ بھی بتاتے ہیں۔ کہ وید کے ظہور سے پہلے بزرگ موجود تھے۔ جن کو قدیم بزرگ کہا گیا ہے۔ اور قدیم بزرگوں کا پایا جانا ویدوں کی ازلیت کے سراسر خلاف ہے۔

(۴) اتھر وید کانڈ ۱۱ انو واک ۱۰ منتر ۳ کا ترجمہ پنڈت جی یوں تحریر کرتے ہیں۔

وہ ذلیشو رکل انسان کے لئے ہدایت کرتا ہے اے دشمنوں کو مارنے والے۔ اصول جنگ میں ماہر بہادر دمبرا ... پر ... جلال۔ عزیز اور جوانمرد۔ تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو ہمیشہ اسکے حکم پر چلو۔ اور بہادر جام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سرانجام کرو راجہ کہتا ہے۔ **تمنے پہلے میدانوں میں دشمن کی فوج کو جیتا ہے۔** تمنے جو اس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو اپنے زور شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمہارے زور بازو۔ اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو۔

(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۱۳۲ مترجم نہال سنگھ)

اس منتر میں کچھ پہلے میدانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور وید میں پہلے میدانوں کا ذکر ہونا صاف بتاتا ہے۔ کہ وہ میدان وید سے پہلے زمانے کے ہیں۔ پس وہ کتاب جس میں پہلے میدانوں کا ذکر ہے پنڈت جی کی اپنی تعریف کے مطابق ازلی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ صرف پہلے میدانوں کا ہی ذکر ہے۔ بلکہ دشمنوں کی فوجوں کو بھی اور دشمن کو شکست دینا۔ لڑائیاں کرنا۔ یہ تمام الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ وید ایسے وقت میں ظاہر ہوئے۔ کہ جب کہ دنیا کافی ترقی کر چکی تھی۔ تبت سے نکل چکی تھی۔ آریہ اور دلیسو بن کر آپس میں لڑائی جھگڑا شروع کر چکے تھے۔ اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے رہتے تھے۔ اور یہ لڑائی اور جھگڑے کا زمانہ ستیارتھ پرکاش کے مطابق اس وقت کا ہے۔ جب کہ لوگ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو چکے تھے۔ بالفاظ دیگر دور تفرق شروع ہو چکا تھا۔ پس یہ حوالہ بھی اس اس بات کا زبردست ثبوت ہے۔ کہ وید دور زمانہ تفرق میں لکھی جانے والی کتاب ہے۔ اور اس کے بارے میں ازلیت کا دعویٰ کرنا انتہا درجہ کی غلطی ہے۔

خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان

ایک مفقود الخبر کے متعلق اعلان

مولوی شکر اللہ خان صاحب چک ۵۶۵ ڈاکخانہ گنگاپور۔ ضلع لائلپور جو کافی عرصہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں تحریک جدید کے ماتحت دیہاتی مدرس بھی رہے ہیں۔ چند ماہ سے دماغی عارضہ کی وجہ سے مفقود الخبر ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ چلے۔ تو وہ ان کی اہلیہ کو مندرجہ بالا پتہ پر اطلاع دیں۔ (انچارج تحریک جدید)

۲۰ فروری کو ہر جگہ یوم مصلح موعود منایا جائے

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء بمقام ہوشیارپور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لمبے چلہ کے بعد پیشگوئی مصلح موعود فرمائی۔ اس پر دشمنان احمدیت نے جتنا شور مچایا۔ وہ دنیا جانتی ہے۔ لیکن خدا کے منہ کی باتیں آخر پوری ہوئیں۔ ہمارے پیارے امام۔ ہمارے پیارے آقا کو خدا نے اپنے کلام سے نوازا۔ وہ نشانات اس کے ذریعے پورے ہوگئے۔ اور مامور کرنے سے قبل اسکے افعال اور کردار سے آثار دکھائے۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا زبردست نشان۔ احمدیت کی حقانیت و اسلام کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

ایک ایک فقرہ اپنے اندر ایک نشان رکھتا ہے۔ اس ہر نشان کو واقعات کے ساتھ مسلم و غیر مسلم بھائیوں پر واضح کیا جائے۔ ہر جماعت اپنی اپنی جگہ پبلک جلسے کرے۔ اور تقاریر کا انتظام کرے

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تفسیر کبیر پارہ تیسواں جزو اول مجلّد!

کچھ عرصہ سے جلد بندی کی مشکلات کی وجہ سے تفسیر کبیر جلد ششم حصہ چہارم جزو اول کے مجلد نسخے دفتر میں موجود نہ تھے۔ اس لئے احباب کے تقاضوں کی فوری تعمیل نہ ہو سکی لیکن اب مجلد نسخے مل گئے ہیں۔ اور جن احباب کے آرڈر آ چکے ہیں۔ انکو بھجوائے جا رہے ہیں انشاء اللہ۔ دوسرے خواہشمند احباب بھی اپنے آرڈر اور رقوم معہ محصول ڈاک جلد از جلد بھجوا دیں۔ انشاء اللہ ارشاد کی فوراً تعمیل ہوگی۔ بہت تھوڑے نسخے قابل فروخت باقی رہ گئے ہیں۔ احباب عجلت سے کام لیں۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا۔ (۱) پیر عبد الرشید صاحب کلرک سرگودھا عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۲) سردار حق نواز خانصاحب ممبر ہولیج بورڈ قادیان بیمار ہیں (۳) چوہدری ظفر الحق صاحب ایران عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا صحت کریں۔

صدقہ:۔ اخویم مرغوب اللہ صاحب کے خط سے حضور پرنور کی صحت کی خرابی کی اطلاع ملی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ حضور کو صحت کاملہ عطا فرما کر لمبی عمر عطا فرمائے حضور کی صحت کے لئے ایک دنبہ بطور صدقہ دیا گیا۔

خاکسار ظفر الحق پائی فورس ایران

ولادت:۔ (۱) خواجہ سمیع اللہ صاحب گھڑی ساز شملہ کے ہاں ہوشیارپور میں لڑکا تولد ہوا۔ (۲) عطاء اللہ صاحب بٹ چھانگا مانگا کے ہاں یکم فروری کو لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

وفات:۔ خاکسار کی بڑی لڑکی عزیزہ محمودہ بیگم یکم فروری کو بقضائے الٰہی فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

مرزا یعقوب بیگ احمد آباد اسٹیٹ سندھ۔

اعزاز میڈیکل آفیسر صاحب کیپٹن عبد العزیز صاحب بشیری۔ آئی۔ اے۔ ایم۔ سی کو نئے سال کے سلسلہ میں ملک معظم شہنشاہ جارج ششم نے M. B. E. کا خطاب دیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

نرشا چٹی کے احمدیوں کیلئے اعلان

نرشا چٹی ضلع من بھوم (بہار) کے قریب قریب رہنے والے احمدی احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔ تاکہ میل ملاپ کی صورت پیدا کر کے تبلیغی نظام قائم کیا جا سکے۔ محمد عبد اللہ

Head Assistant M.T.S.D.
Nirshachatti Distt
Man Bhum. (Bihar)

مناظرہ کنزی کے نتیجہ میں نو اور احمدی

مناظرہ کنزی کے نتیجہ میں چار افراد کے داخل سلسلہ ہونے کے متعلق پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ الحمد للہ! کہ اس کے بعد نو مزید دوست بیعت کر چکے ہیں۔ جن میں ایک انگریزی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور ایک سندھ کے زمیندار ہیں۔ اللّٰھم زد فزد ان میں سے کئی ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان بھی حاضر ہوئے تھے۔

خاکسار (ڈاکٹر) احمد دین

نتیجہ امتحان کتاب "نجم الہدیٰ"

سال رواں کی آخری سہ ماہی کا امتحان "کتاب نجم الہدیٰ" تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۳۰ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش بروز اتوار منعقد ہوا۔ امتحان میں شامل ہونیوالے بیرونی و مقامی امیدواران کی تعداد ۲۶۴ تھی۔ جس میں ۲۴۵ امیدوار کامیاب ہوئے اور ۱۹ امیدوار پاس ہونے سے جو معیار مقرر تھا یعنی ۲۵/۷۵ نمبر حاصل نہ کرسکے۔ نتیجہ ۹۳ فیصدی رہا۔ اس امتحان میں مولوی نذیر احمد صاحب سیالکوٹی محلہ دارالیسر قادیان ۶۸/۷۵ نمبر حاصل کرکے اوّل رہے اور بابو احمد جان صاحب کراچی ۶۶ نمبر حاصل کرکے دوم رہے۔

خاکسار بشیر احمد بیگ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اسماء — نمبر حاصل کردہ

محترمہ مسز ہاجرہ اللہ دین
صاحبہ مدراس ۴۶/۷۵
محترمہ مسز زینب
حسن صاحبہ ۴۶
محترمہ ام کلثوم بیگم صاحبہ
پولہ مہاراں ۵۴
محترمہ آنسہ صوفیا شہناز
بیگم صاحبہ ادول ۶۵
بابو محمد نصیب صاحب عارف
جبل پور ۴۷
چوہدری عبداللہ خانصاحب ۴۲
" نذیر احمد صاحب راولپنڈی ۴۱
بشیر احمد جان محمد صاحب ۳۱
ملک محمد نواز خانصاحب
سوہاوا ۴۹
چوہدری ضیاء الدین صاحب
نسیم ۴۹
سعید احمد خانصاحب ۴۲
محترمہ امۃ العزیز صاحبہ ۲۹
چوہدری بشیر احمد صاحب
فیروز پور چھاؤنی ۲۵
جمعدار عنایت اللہ صاحب ۳۳
مسٹر عبدالمنان صاحب ۳۹
محمد یوسف خانصاحب ۳۵
نواب دین صاحب گلٹی ۳۰
بابو محمد اقبال صاحب
سیالکوٹ شہر ۵۷
محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ ۶۱
" سلیمہ بیگم صاحبہ ۶۲
بابو عبدالمجید صاحب ۶۴
چوہدری حاکم علی صاحب
اوکاڑہ ۴۷
قاضی محمد شریف صاحب لدھیانہ ۳۹
شیخ عنایت اللہ صاحب ۳۸

ماسٹر رحمت اللہ صاحب ۵۰
ایم۔اے حفیظ صاحب
بھاگلپور ۵۶
منصور علی صاحب ۴۵
عبدالقیوم صاحب ۳۵
سید نور الحق صاحب ۴۴
زین العابدین صاحب ۴۲
خولہ بن عبدالقادر صاحبہ ۵۸
خان محمد خانصاحب قصور ۳۰
شیخ محمد اسلم صاحب ۳۱
عطا محمد صاحب بنگہ ۲۶
عبدالرحمٰن صاحب ۴۱
محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ ۲۷
عبدالمجید صاحب ۳۱
محترمہ ممتاز عصمت صاحبہ
امرتسر ۳۵
" سکینہ عباسی صاحبہ ۳۷
ماسٹر رحمت اللہ صاحب
حیدرآباد سندھ ۳۲
چوہدری محمد ابراہیم صاحب ۵۱
میر محمد احمد صاحب ۴۴
میر مبارک احمد صاحب ۴۴
بابو احمد جان صاحب
کراچی ۶۶ دوم
بابو انور علی صاحب ۶۱
میر نور احمد صاحب ۵۴
میرزا عبدالرحیم بیگ
صاحب ۵۸
محمود احمد صاحب ۴۰
منیر احمد صاحب ۵۳
محمد عبدالرؤف صاحب
حیدرآباد دکن ۴۵
محمود احمد صاحب ۳۵
غلام محمود صاحب ۴۲

میر فتح احمد صاحب ۴۴
میر ذوالفقار احمد صاحب ۴۲
میر محمد سعید صاحب ۵۲
نذیر احمد صاحب قریشی ۲۵
میر یوسف سعید صاحب ۵۱
محمد علی صاحب ۵۴
سید باقر صاحب ۳۴
میر احمد صادق صاحب ۵۳
محمود احمد صاحب منیر ۳۸
سید محمود احمد صاحب ۵۳
محمد عبداللہ صاحب۔
بی۔ایس۔سی ۲۸
محمد عبدالجبار صاحب ۵۴
شمس الدین صاحب ۵۲
خلیق احمد صاحب صدیقی
سکندرآباد دکن ۵۰
بشیر الدین صاحب ۶۵
مسیح الدین صاحب ۴۰
یوسف احمد اللہ دین صاحب ۴۶
سیٹھ علی محمد صاحب
ایم۔اے ۳۹
محمد یٰسین شریف صاحب ۴۰
غوث علی صاحب ۲۹
ملک عنایت اللہ صاحب۔
سلطانپورہ لاہور ۵۰
چوہدری بشیر احمد صاحب ۶۲
" محمد اسحٰق صاحب ۵۶
ملک فیض الرحمٰن صاحب
فیضی احمدیہ ہوسٹل ۶۲
صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
صاحب ۴۴
ملک منیر احمد صاحب محمد نگر ۳۲
مرزا محمود احمد صاحب ۴۵
صوفی خدا بخش صاحب ۵۳

خواجہ محمد اکرم صاحب ۵۵
چوہدری منیر احمد صاحب
اسلامیہ پارک ۳۳
چوہدری محمد اقبال صاحب ۲۵
ذاکر خانصاحب ۲۶
خان رحمت اللہ خانصاحب ۳۵
میاں مجید احمد صاحب
دہلی گیٹ ۴۰
میاں محمد صادق صاحب ۴۶
بشارت احمد صاحب ۴۷
عبدالحمید صاحب ۳۶
عبدالرحمٰن صاحب راحت ۴۲
محمد احمد صاحب بھاٹی گیٹ ۵۸
خورشید احمد صاحب ۵۸
محمد شریف صاحب ۳۶
وجیہ الدین صاحب ۲۸
عبدالرشید صاحب ۳۴
عبدالرحمٰن خانصاحب
انبالہ شہر ۴۵
شیخ محمد علی صاحب نثار ۵۰
میاں ناصر احمد صاحب ۵۳
" مبارک احمد صاحب ۴۰
" قدرت اللہ صاحب ۳۵
بابو علی محمد صاحب ۳۲
چوہدری عبدالحق صاحب
ورک نئی دہلی ۴۴
شیخ محمد شریف صاحب ۲۷
" مبارک احمد صاحب ۳۳
چوہدری احمد حسن صاحب لکھنو ۴۸
حاجی عبدالکریم صاحب ۵۰
احمد حسن خانصاحب
رائیکوٹ ۶۰
چوہدری فضل کریم صاحب
ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵۳
محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ ۲۵
" امۃ الحمید بیگم صاحبہ ۴۷
" فاطمہ عبداللہ خانصاحب
قلعہ صوبہ سنگھ ۴۰
عبدالقادر صاحب کالا ۵۳
عبدالمجید صاحب شملہ ۶۰
چوہدری شفیق عالم خانصاحب ۵۸

قادیان

منیر احمد صاحب دارالرحمت ۲۵
عبدالرحیم صاحب ۲۸
مسعود احمد صاحب ۴۰
محمود احمد صاحب ۲۵
خواجہ مبارک احمد صاحب ۳۱
محمد صادق صاحب ۴۱
مولوی بشیر احمد صاحب
سیالکوٹی دارالیسر ۳۹
مولوی نذیر احمد صاحب
دارالیسر ۶۸ اوّل
مستری محمد اسمٰعیل صاحب ۳۱
محمد صدیق صاحب ۴۹
محمد اشرف صاحب۔
دارالعلوم ۲۵
عطاء اللہ صاحب ثاقب ۲۸
حمید الدین صاحب دارالعلوم ۲۶
محمد یعقوب صاحب ۳۹
سید بشیر احمد صاحب ۳۴
قاضی عزیز احمد صاحب
ناصر ۴۴
ملک عزیز احمد صاحب ۲۷
فیض احمد صاحب دارالفضل ۵۴
محمود احمد صاحب خالد ۳۱
حیات محمد صاحب ۲۹
محمد اسلم صاحب فاروقی
دارالبرکات ۲۹
حمید احمد صاحب ۲۵
رشید احمد صاحب نذیر ۴۱
محمد عبداللہ صاحب ۲۶
شیخ عبداللطیف صاحب
دارالفتوح ۳۵
عبدالرحیم صاحب ۲۸
عبدالمجید صاحب نیاز ۴۰
محمد اجمل صاحب ۲۵
سید سعید احمد صاحب
مسجد اقصیٰ ۳۴
محمد اجمل صاحب مسجد فضل ۳۰
سید غلام مہدی صاحب ناصر ۳۸
ظہور الحسن صاحب ۴۴
عبدالقادر صاحب قریشی ۲۵
محمد یونس صاحب مسجد مبارک ۴۷
مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ۶۰
سید سجاد احمد صاحب ۵۳
مولوی محمد یعقوب صاحب ۴۸

محمد ابراہیم صاحب غالب ۳۰
حمید احمد صاحب ۳۹
محمد صالح صاحب نور ۴۸
عبدالحمید خانصاحب ۴۵
محمد افضل صاحب فاروقی ۲۶
پیر مبارک احمد صاحب ۴۱
صاحبزادہ مرزا
نعیم احمد صاحب ۳۲
نذیر احمد صاحب ۲۷
سید مبارک احمد صاحب ۴۴
نور الدین صاحب دارالانوار ۲۷
صفدر سجاد صاحب ۴۳
صفی اللہ صاحب ۲۸
محمد اسمٰعیل صاحب جامعہ احمدیہ ۵۲
سید سعید احمد صاحب ۵۰
محمد اسمٰعیل صاحب نیر ۴۱
عبدالحمید صاحب ۲۶
عبدالغفور صاحب ۵۵
محمد مہدی صاحب ۵۱
محمد لطیف صاحب ۳۳
محمد اسلم صاحب ماجوکہ
بورڈنگ تحریک ۳۱
محمد احمد صاحب حیدرآبادی ۳۱
مختار احمد صاحب دہلوی ۲۵
محمد گلزار صاحب
بورڈنگ احمدیہ ۴۳
غلام نبی صاحب جالندھری ۴۴
محمد یوسف صاحب ۴۰
احمد خانصاحب تبتی ۳۵
منظور احمد صاحب سیالکوٹی ۵۴
امان اللہ صاحب ۳۰
ہمایوں اقبال صاحب ۳۴
عبدالوہاب صاحب بلوچ ۴۵
نور محمد صاحب ۴۱
محمد اشرف صاحب ناصر ۳۸
محمد بشیر صاحب شاد ۳۹
سید عبدالحی صاحب ۴۸
محمود احمد صاحب سرگودھی ۵۵
خلیل احمد صاحب لائلپوری ۳۸
سلطان محمود صاحب ۵۰
کرم الدین صاحب بشیر ۳۲
نثار صاحب سیالکوٹی ۵۰
غلام رسول صاحب طاہر ۴۳
بشیر احمد صاحب ہوشیارپوری ۴۲

نام	عمر	نام	عمر	نام	عمر
محمد صدیق صاحب شمس	۵۵	محمود احمد صاحب حیدرآبادی	۴۳	ذوالفقار علی صاحب	۲۵
محمد صدیق صاحب سلیم	۴۳	محمد شفیع صاحب اشرف	۵۷	الطاف حسین صاحب	۴۴
اقبال احمد صاحب اختر	۴۳	غلام احمد صاحب	۳۲	محمد اشرف صاحب سال دوم	۳۹
محمد دین صاحب	۴۶	محمد عبداللہ صاحب وادی الشیوخ	۳۹	شمس الدین صاحب اسلم	۴۸
شریف احمد صاحب	۴۰	مبارک احمد صاحب	۴۴	عبدالسمیع صاحب	۴۴
خان محمد صاحب کبیر	۵۴	نبیر حسین صاحب	۳۵	احمد الدین صاحب	۴۶
محمد احمد صاحب پانی پتی	۶۴	شمس الحق صاحب قمر	۳۶	محمد شریف صاحب	۲۵
سید احمد حسین صاحب حیدرآبادی	۵۰	دین محمد صاحب	۴۵	عبدالحکیم صاحب	۲۵
غلام رسول صاحب چک ۳۵ع	۴۵	فضل الٰہی صاحب فضل عمر ہوسٹل	۴۷	نذیر احمد صاحب	۳۰
منیر احمد صاحب لائلپوری	۵۶	محمد مشتاق صاحب	۴۴	میاں حسام الدین صاحب	۳۱
محمد حسین صاحب خالد	۵۰	خلیل احمد خان صاحب	۴۱	مختار احمد صاحب	۴۱
عبدالمنان صاحب	۶۰	عبدالحمید صاحب سعید حیدرآبادی	۴۱	عبداللطیف صاحب لفت	۳۷
محمد ادریس صاحب	۴۵	سعید احمد صاحب شملوی	۳۰	عطاء الحق صاحب	۴۵
نظام الدین صاحب	۶۴	محمد ادریس صاحب	۴۷	رشید احمد صاحب سیالکوٹی	۲۶
خورشید احمد صاحب منیر	۵۰	غلام احمد صاحب شیخوپورہ	۳۶	حافظ محمد اعظم صاحب نائب الرحمت	۳۰
نور الحق صاحب	۳۴	سردار منور احمد صاحب قادیانی	۴۲	شبیر احمد صاحب نسیم بورڈنگ مدرسہ احمدیہ	۳۰

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی اور مجوزہ نیا قانون

ہندوستانیوں کا ایک نمائندہ وفد بھیجنے کی تجویز!

حکومت کی طرف سے ممکن امداد دینے کا وعدہ

"الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں ہمارے ایک معزز نامہ نگار مشرقی افریقہ نے اس بل کے متعلق مفصل حالات لکھے تھے۔ جو اس علاقہ میں بسنے والے ہندوستانیوں کے خلاف پاس ہونے والا ہے۔ اسی قسم کے حالات جنوبی افریقہ میں بھی درپیش ہیں۔ مرکزی اسمبلی کے حال کے اجلاس میں حکومت ہند کی طرف سے اس بارے میں جو بیان دیا گیا۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ایڈیٹر

"مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ حکومت ہند مجوزہ قانون کے مقاصد سے پوری طرح آگاہ ہے۔ اور وہ جنوبی افریقہ کی نازک صورت حال کا پورا پورا احساس ہے۔ ہم نے اپنے ہائی کمشنر کے ساتھ مفصل مذاکرات کئے ہیں۔ ہم نے جنوبی افریقہ کی ہندوستانی قوم کے لیڈروں کے مشورہ کے مطابق اپنے ہائی کمشنر سے کہا ہے کہ وہ ایک متبادل فیصلہ کے امکانات معلوم کرنے کے لئے یونین گورنمنٹ کے سامنے اس ملک سے ہندوستانیوں کے ایک نمائندہ وفد کو جنوبی افریقہ بھیجنے کی تجویز پیش کریں۔"

مندرجہ بالا الفاظ مسٹر آر۔ این۔ بنیرجی سیکرٹری محکمہ تعلقات دولت مشترکہ نے مرکزی اسمبلی میں ۴ رفروری ۱۹۴۶ء کو ایک تحریک التواء پر تقریر کرتے ہوئے کہے۔ اس تحریک التواء کا مقصد اس مجوزہ بل پر بحث کرنا تھا جس کے رو سے "جنرل اسمٹس کے اعلان کے مطابق ہندوستانیوں اور جنوبی افریقہ میں دوسری قوموں کے درمیان جائیداد کے لین دین کو کالعدم قرار دیا جائیگا۔"

مسٹر آر۔ این۔ بنیرجی نے کہا۔

جناب والا۔ شاید ایوان تازہ ترین صورت حال کے متعلق یہ معلوم کرنا چاہے گا۔ کہ حکومت کی اطلاعات کیا ہیں۔ ایوان کو یاد ہوگا۔ کہ پچھلی مرتبہ ۹ رفروری ۱۹۴۵ء کو اس جگہ اس معاملہ پر بحث ہوئی تھی۔ غالباً معزز ارکان یہ سننا چاہیں۔ کہ اس وقت سے اب تک کیا کچھ ہوا ہے۔ اس مرتبہ حکومت کی طرف سے کہا گیا تھا۔ کہ نومبر ۱۹۴۴ء کے پہلے ہفتہ میں جوابی قانون کے نفاذ سے کچھ اثر پڑا تھا:۔ نٹال کے تین آرڈیننس جو ہندوستانیوں کی علیحدگی کے لئے وضع کئے گئے تھے۔ اور جو "پیسی بیا مسٹی ایکٹ" کے فوری نفاذ کے محرک ہوئے۔ ترک کر دیئے گئے۔ گورنر جنرل نے ان آرڈیننسوں کی منظوری نہیں دی۔ اور ایک سال گزرنے کے بعد زائد المیعاد ہونے کی وجہ سے ترک ہو گئے۔

فیلڈ مارشل اسمٹس نے ایک اعلان کیا کہ یہ آرڈیننس کم از کم پری ٹوریا معاہدہ کے منشا کے خلاف تھے۔ موصوف نے ایک یہ بیان بھی دیا کہ دوسرا امکانی سمجھوتہ معلوم کرنا ہوگا۔ لہذا ہم نے ذرا اور عاجزی سے کام لینے کا ارادہ کیا۔ اور اس واقعہ کے پیش نظر کہ یہ مسئلہ بہت پرانا ہے اور اس میں ہماری پوزیشن نسبتاً کمزور ہے ہم نے ہمیشہ یہی طریقہ بہترین خیال کیا۔ کہ گفت و شنید اور مصالحت کے تمام امکانی وسائل کو کام میں لانے کی کوشش کریں:۔

ہمارا نیا ہائی کمشنر گذشتہ سال فروری کے تقریباً آخر میں جنوبی افریقہ پہنچا۔ اور یونین پارلیمنٹ میں ڈربن ہاؤسنگ ایمرجنسی آرڈیننس، مکانات فراہم کرنے کا ہنگامی قانون پیش کیا گیا۔ اس آرڈیننس کا مقصد تمام جماعتوں اور بالخصوص ہندوستانیوں کے لئے مکانات کی بہتر سہولتیں مہیا کرنا تھا۔ اس آرڈیننس کا مسودہ تیار کرنے میں ہمارے ہائی کمشنر نے مقامی ہندوستانیوں کے لیڈروں اور ان کے قانونی مشیروں کے مشورہ کے ساتھ بہت سرگرمی سے حصہ لیا۔ اس مسودہ قانون کی تیاری میں ہر مرحلہ پر ہمارے ہائی کمشنر سے مشورہ لیا گیا۔ اور اس مسودہ کے مکمل ہو جانے پر مجاز ذمہ وار عہدہ داروں نے اسے ایسا قانون بتایا۔ جس میں امتیازی سلوک کا پہلو نہیں ہے:۔

مگر بل (مسودہ قانون) میں صوبائی قانون کے تحت پراونشل ہاؤسنگ بورڈز (صوبائی مکانوں کے بورڈ) قائم کرنے کی شرط ہے۔ مسودہ قانون کی یہ شرط پوری کرنے کے لئے نٹال کی حکومت نے گذشتہ اگست کو ایک ہاؤسنگ بورڈ بل نافذ کیا۔ اور یہ بل گذشتہ نومبر کے آخر میں قانون بن گیا۔

اس بل کی جانچ پڑتال میں ہمارے ہائی کمشنر نے مقامی ہندوستانی فرقوں کے لیڈروں کے مشورہ سے اور ان کے قانونی مشیروں نے بہت اہم حصہ لیا۔ بل کے ہر مرحلہ پر ان سے مشورہ لیا گیا۔ اور بل جب آخر کار مکمل ہوا۔ تو اس میں صرف ایک شرط ایسی تھی۔ جس پر ہندوستانی فرقہ نے اعتراض کیا۔ اس شرط سے ہاؤسنگ بورڈ کو اس مقصد سے زمینیں فروخت کرنے کا اختیار تھا کہ ایشائی نسل کے باشندوں کو نقصان پہنچے۔ ہم نے اسے کچھ بہت زیادہ ناراضگی نہیں ظاہر کی۔ اگرچہ احتجاج ضرور کیا۔ کیونکہ اس قانون کے بغیر بھی افراد اور میونسپل کمیٹیوں کے زمین کی فروخت کے معاملہ میں ان کو اب یہ حق حاصل ہے کہ مخالف ایشیائی دفعہ بڑھا دیں۔ ہم نے اسے احتجاج کے تحت خاص کر اس لئے منظور کر لیا۔ کہ فیلڈ مارشل اسمٹس نے اس تاریخ جس تاریخ کو بل قانون بنا۔ ایک پبلک بیان میں صاف صاف وعدہ کیا۔ کہ ان تمام باتوں پر اس طرح عمل ہوگا۔ کہ ہندوستانیوں کے ساتھ کوئی بے انصافی نہ ہوگی اس کے بعد ہمارا ہائی کمشنر صورت حال کے متعلق ذاتی مشورہ کرنے کے لئے جنوبی افریقہ سے ہندوستان آیا۔

قانون

ہمیں نئے قانون کے متعلق سرکاری طور پر کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ مگر غیر سرکاری طور پر کچھ معلوم ہوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیگنگ ایکٹ کی میعاد ختم ہو جائیگی۔ مگر اس کی جگہ ایک نیا ریگولیٹ نافذ کیا جائے گا۔ جس کی رو سے ہندوستانیوں کے زمین رکھنے اور حاصل کرنے کے حقوق پر کم و بیش ویسی ہی پابندیاں عائد ہو جائیں گی۔ جیسی کہ موجودہ پیگنگ ایکٹ کی رو سے تھیں۔ نیا ایکٹ مستقل بھی بنا دیا جائے گا۔ ہم سے یہ بھی کہا گیا ہے۔

کہ اس قانون میں ہندوستانیوں کے حق رائے دہی کی بابت بھی کچھ ہوگا۔ ہم کو زیادہ سے زیادہ یہ توقع رکھنے کی ہمت دلائی گئی ہے کہ ہندوستانیوں کو علم کی شرائط کے علاوہ کچھ مزید شرائط کے ساتھ حق رائے دہی دیا جائیگا یعنی کم سے کم مخصوص مالیت کی جائیداد اور مخصوص کم سے کم قابلیت رکھنے والے ہندوستانیوں کو اجازت ہوگی۔ کہ وہ یورپین نمائندہ کو ووٹ دیں۔ جو مجلس قانون ساز میں ان کی نمائندگی کرے گا۔

نمائندہ وفد کی تجویز

فی الحال اس سے زیادہ تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ اور غالباً یہ کہنے کی ضرورت

بھی نہیں ہو گی۔ کہ حکومت کو صورت حال کی اہمیت اور مجوزہ قانون کے مفہوم اور اس کے مختلف پہلوؤں کا پورا احساس ہے۔ ہائی کمشنر کے ساتھ ہماری مفصل گفتگو ہو چکی ہے۔ جنوبی افریقہ کی ہندوستانی آبادی کے لیڈروں کے مشورہ کے مطابق ہم نے ہائی کمشنر سے کہا ہے۔ کہ وہ یونین گورنمنٹ کو یہ تجویز پیش کریں۔ کہ تصفیہ کی ایک دوسری شکل کے امکانات کو دیکھنے کے لئے ہندوستان سے ایک نمائندہ وفد کو وہاں بھیجا جائے۔ اُمید ہے۔ کہ یہ تجویز ضرور نتیجہ خیز ثابت ہو گی۔

فی الحال ہمیں کچھ وقت کیلئے انتظار کرنا ہو گا۔ کہ دیکھیں یونین گورنمنٹ کے نمائندہ اور ہمارے ہائی کمشنر کے درمیان جو گفتگو ہو گی اُس کا کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ اسے دیکھ کر ہم فیصلہ کریں گے۔ کہ اس معاملہ میں اب ہمارا آئندہ پروگرام کیا ہو گا۔ جناب والا میں پھر کہونگا۔ کہ اس مجوزہ قانون کے سب پہلوؤں اور صورت حال کی اہمیت کا حکومت کو خوب احساس ہے۔ اور وہ ہندوستانی آبادی کو ہر ممکن مدد دینے سے قطعًا دریغ نہیں کرے گی۔

نظارت امور عامہ کے اعلانات

(۱) مسمی میاں عبدالرشید صاحب برادر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم جو گذشتہ دنوں کھنہ ضلع لدھیانہ میں مقیم تھے۔ وہ وہاں سے بلا اطلاع چلے گئے ہیں۔ نظارت ہذا کو ان کے پتہ کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ اگر وہ اس اعلان کو خود دیکھیں۔ یا کسی اور دوست کو ان کا علم ہو۔ تو نظارت ہذا میں فوری طور پر ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ لیکن ابھی تک ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی۔

(۲) ایک شخص مسمی شیخ عبد الغنی صاحب جو پچھلے دنوں جالندھر چھاؤنی میں بطور حوالدار کلرک کام کرتے تھے۔ ان کا پتہ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو فوراً نظارت ہذا کو اپنے پتہ سے اطلاع کر دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان۔

ٹرینڈ استادوں کی ضرورت

تعلیم الاسلام مڈل سکول کاٹھ گڑھ کے لئے مندرجہ ذیل استادوں کی ضرورت ہے (۱) بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر (۲) ایف اے۔ جے۔ اے۔ وی (۳) ایس وی ٹیچر (۴) جے۔ وی ٹیچر (۵) جے۔ وی ٹرینڈ استانی (اگر میاں بیوی مل جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا) درخواستیں عبدالرحمن خانصاحب سیکرٹری انتظامیہ کمیٹی ٹی۔ آئی مڈل سکول کاٹھ گڑھ کے پتہ پر بھجوائی جائیں۔

عبدالرحیم درد ناظر تعلیم وتربیت

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۔۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مرزا عزیز احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اول بھیرہ

بی دیوانی ۲۴۱/۱۹۴۳ء

محمد ایوب ولد محکم دین سیٹھی ساکن بھیرہ مدعی بنام اقبال احمد وغیرہ

دعویٰ ۵۰۰/-

بنام اقبال احمد۔ محمد عثمان پسران محکم الدین اقوام خواجہ سیٹھی ساکنان حال کان پور کوہ نور جیل سٹورز توپخانہ بازار کانپور U. P. مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم بتاریخ ۲۵/۲/۴۶ مقام بھیرہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے۔ ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۲/۲/۴۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت

دستخط حاکم

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۔۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت صاحب سب جج بہادر بھیرہ

دعویٰ دیوانی ۲۵۱

ایشرداس ساکن بھیرہ مدعی بنام جانکی داس وغیرہ

دعویٰ دخل یابی اراضی بذریعہ حق شفع

بنام مبارک احمد۔ مشتاق احمد نظیر احمد پسران عبد الکریم اقوام اوان لوہار ساکن بھیرہ مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مبارک احمد مشتاق احمد نظیر احمد مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۲۲/۲/۴۶ کو مقام بھیرہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۲/۲/۴۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت

دستخط حاکم

پتہ مطلوب ہے

کے ایچ مرزا جو سال ۱۹۴۳ء میں سکینڈ لفٹیننٹ کے عہدہ پر کام کر رہے تھے۔ اور ۱۳ فرنیٹر فورس رائفلز ٹریننگ سنٹر ایبٹ آباد میں مقیم تھے۔ کے موجودہ پتہ کی نظارت بیت المال کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو۔ تو جلد سے جلد نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ نیز اگر مرزا صاحب خود اس اعلان کو دیکھیں۔ تو اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ ناظر بیت المال

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۰ر فروری۔ برطانوی پارلیمانی وفد جو پانچ جنوری کو یہاں آیا تھا۔ آج بذریعہ ہوائی جہاز واپس انگلستان روانہ ہوگیا۔ ایک ماہ کے قیام میں اس نے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کیا۔ اور سب پارٹیوں کے سیاسی لیڈروں سے ملاقات کرکے صحیح صحیح حالات اور خیالات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ آج الوداعی پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ہاکن مارس نے کہا۔ کہ ہندوستان کے لئے ترقی کا بہت وسیع میدان ہے۔ اور وہ محنت اور اتحاد سے دنیا میں بہت بلند درجہ حاصل کرسکتا ہے۔

دہلی ۱۰ر فروری۔ کل ریلوے ملازمین کی ایک انجمن میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا۔ ہندوستان گذشتہ دو سو سال سے غفلت کی نیند سو رہا تھا۔ مگر اب بیدار ہو گیا ہے۔ اور صحیح ہدایت کی روشنی میں آزادی کے مسلک پر گامزن ہے۔

دہلی ۱۰ر فروری۔ ملایا میں جن ہندوستانی نظر بندوں پر دشمن سے ساز باز رکھنے کے الزام میں حکومت ملایا مقدمہ چلا رہی ہے۔ ان کی صفائی پیش کرنے کے لئے حکومت ہند نے پانچ قابل وکیلوں کو دہلی بلایا۔ جو آج ہی سنگاپور روانہ ہو رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں کل مسٹر سرت چندر بوس نے کلکتہ میں تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا۔ کہ ان ملزموں کو چھوڑ دیا جائے۔ یا اگر مقدمہ چلانا ہی مقصود ہے۔ تو ہندوستان میں چلایا جائے۔

دہلی ۱۰ر فروری۔ آزاد ہند فوج کے کیپٹن عبدالرشید کو سات سال قید بامشقت کی سزا دینے کے خلاف مسلم لیگ کی طرف سے مسٹر حسین امام نے کل ایک جلسہ میں صدائے احتجاج بلند کی۔

پشاور ۱۰ر فروری۔ صوبہ سرحد میں سے ارباب عبدالرحمٰن خاں (کانگرس) منتخب ہوگئے۔ آپ کے مقابل ارباب عطاء اللہ خاں (مسلم لیگ) تھے۔ ایک دوسرے حلقہ سے حیدر زمان خاں (مسلم لیگ) کامیاب ہو گئے ہیں۔ آپ کے مقابل ایک احراری، ایک لیگی اور آزاد امیدوار تھا۔

ماسکو ۱۰ر فروری۔ آج سے روس میں عام انتخابات شروع ہوگئے ہیں۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے جنرل الیسمو سٹالن نے کہا۔ کہ روس کے اقتصادی اور سیاسی نظام کو ساری دنیا ناقابل عمل سمجھتی تھی۔ اور اس پر اعتراض کرتی تھی۔ مگر اب تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ یہ بہترین نظام ہے۔ اس پر عمل کرنے سے ملک نے سخت مصائب کا طاقت سے مقابلہ کیا۔

قاہرہ ۱۰ر فروری۔ کل قاہرہ اور اسکندریہ میں کئی ہزار طالب علموں نے برطانیہ کے خلاف مظاہرے کئے۔

دہلی ۱۰ر فروری۔ ایک ہندوستانی وفد خوراک کی حالت بہتر بنانے کے لئے امریکہ جا رہا ہے۔ اس کے لئے مسلم لیگ نے ۸ ممبروں کے نام پیش کئے ہیں۔ جن میں سے ۳ سنٹرل اسمبلی کے ممبر ہیں۔ اور پانچ بڑے بڑے مسلم لیڈر ہیں۔ جو دو منتخب کئے جائیں گے۔

کراچی ۱۰ر فروری۔ مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری نوابزادہ لیاقت علی نے کل ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سندھ میں پہلی مسلم لیگی وزارت بننے پر سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم کو مبارکباد دی۔ آپ نے کہا۔ سندھ وزارت کا سب سے مقدم فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ سب سے پہلے کسانوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی حالت بہتر بنانے کی طرف توجہ دے۔ وزارت میں ہندو وزیروں کو شامل کرنے کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس نے وزارتیں بناتے وقت مسلم لیگ کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ اور صرف ان مسلمانوں کو شامل کیا تھا۔ جو اس کے ہم خیال تھے۔ لیکن سندھ مسلم لیگ نے بہترین نمونہ پیش کرتے ہوئے کانگرس کو دو وزیروں کے نام پیش کرنے کی دعوت دی ہے۔

پٹنہ ۹ر فروری۔ مسٹر سری کرشن سنہا سابق وزیر اعظم نے مظفر نگر ڈسٹرکٹ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس کے برسر اقتدار آنے کے بعد پانچ دن کے اندر اندر زمیندارہ سسٹم کا خاتمہ کر دیگی۔

نئی دہلی ۸ر فروری۔ گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ صابن بنانے کے سلسلہ میں کسی قسم کا بھی آٹا استعمال نہیں ہو سکتا۔

لاہور ۸ر فروری۔ ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے سر عبدالرحمٰن وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے عہدہ میں ۲ر فروری سے ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔

قاہرہ ۸ر فروری۔ عربی جریدہ "المصور" نے یہ اطلاع شائع کی ہے۔ کہ حکومت مصر نے حکومت برطانیہ سے استدعا کی ہے۔ کہ مصر کے سٹرلنگ بیلنس پر بات چیت کرنے کے لئے کوئی تاریخ مقرر کی جائے۔ وہ رقم جو برطانیہ کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کا اندازہ ۴۰ کروڑ پونڈ ہے۔ حکومت مصر کا یہ پہلا فرض ہے۔ کہ وہ برطانیہ سے اس رقم کا مطالبہ کرے۔ یہ رقم مصری فلاحین (کاشتکاروں) کے پسینے کی کمائی ہے۔

لنڈن ۸ر فروری۔ جمعیت اتحاد امم کے اکثر مندوبین کی خواہش ہے کہ جنرل اسمبلی کا اجلاس بدھ وار کو ختم کر دیا جائے۔ متعدد کمیٹیاں اپنا کام ختم کر چکی ہیں۔ ابھی ایجنڈے کی ۱۹ شقیں زیر بحث آنے والی ہیں۔

نئی دہلی ۹ر فروری۔ ریاست میسور میں ہز ایکسیلنسی نے ان علاقوں کا معائنہ کیا۔ جہاں خشک سالی بہت زیادہ اثر انداز ہوئی ہے۔ آپ نے سفر کا کچھ حصہ طیارے میں اور کچھ کار میں کیا۔ مادھو گیری کے تعلقہ پر خشک سالی کا بدترین اثر ہوا ہے۔ یہاں وائسرائے کو بتایا گیا۔ کہ دیہاتی جنگلی پھلے کھا کر گذارہ کر رہے ہیں۔ چارہ کے شدید ترین قحط کا یہ عالم ہے کہ مویشیوں کو کھجوروں کے پتوں پر گذارہ کرنا پڑا ہے۔ ایک جگہ امساک باراں کی وجہ سے کنوؤں کے پانی کی سطح اس قدر نیچی ہو چکی ہے۔ کہ پانی بھی راشن کر دینا پڑا ہے۔ آپ کو بتایا گیا۔ کہ اگر یہی صورت حالات جاری رہی۔ تو کنوئیں خشک ہو جائیں گے۔

عمان ۸ر فروری۔ عراق کے وزیر خزانہ وزیر دفاع اور وزیر انصاف شرق اردن کے حکمران امیر عبداللہ کے ساتھ مذاکرات کے لئے یہاں آئے ہوئے تھے۔ یہ تینوں اپنے کام سے فارغ ہو کر بغداد جا رہے تھے۔ کہ عمان سے تیس میل دور ان کی موٹر کار الٹ گئی تو تینوں وزیر مجروح ہوگئے۔

لنڈن ۹ر فروری۔ جمعیت اتحاد امم کی اسمبلی اور مجلس تحفظ عالم نے بین الاقوامی عدالت کے ججوں کے لئے جدا جدا تیرہ اور پندرہ نام پیش کئے۔ جو منتخب ہوئے۔ ان میں عبدالحمید بدوی پاشا مصری کا نام بھی شامل ہے۔ آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو اسمبلی میں تو اکثریت کی حمایت حاصل تھی۔ مگر مجلس تحفظ عالم میں ان کا نام رہ گیا۔ اس لئے آپ کا تقرر عمل میں نہ آ سکا۔

لنڈن ۸ر فروری۔ سامان خوراک کے قحط نے جو خوفناک صورت حالات پیدا کر دی ہے۔ اسے زیر بحث لانے کے لئے پانچ بڑی دولتوں کے نمائندوں کا اجلاس آج صبح منعقد ہوا۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ اس ضمن میں ایک مسودہ قرارداد جسے برطانیہ نے مرتب کیا ہے۔ جمعیت اتحاد امم کی اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ اس قرارداد میں اقوام عالم کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ اس سال زرعی پیداوار اور اناج کی کمی کی وجہ سے قحط کی ہولناک صورت حالات کے ہمہ گیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ہر ملک سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ سامان خوراک کو ضائع ہونے سے بچائے۔ اور پیداوار کو زیادہ کرے۔ سوویٹ روس کے نمائندوں نے اس ضمن میں سر دست کچھ نہیں کہا۔ انہیں ماسکو سے ہدایات کا انتظار ہے۔

کراچی ۱۰ر فروری۔ بنگال کے نئے گورنر آج لنڈن سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ کل کلکتہ روانہ ہو جائیں گے۔

احمد آباد ۱۰ر فروری۔ گاندھی جی نے "ہریجن" میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستانی زبان دو رسم الخطوں میں لکھی جاتی ہے۔ ایک دیوناگری دوسرے فارسی رسم الخط میں اور اس کو ہندوستان کے ۳۰ کروڑ باشندوں میں سے ۲۳ کروڑ بولتے ہیں۔ پس ظاہر ہے۔ کہ یہی ہندوستانی زبان قومی زبان ہونی چاہیئے۔

بٹاویہ ۱۰ر فروری۔ لیفٹیننٹ گورنر ڈاکٹر فان مک نے انڈونیشی ری پبلک کے وزیر اعظم سلطان شہر یار سے گفتگو شروع کر دی ہے۔ حکومت ہالینڈ نے انڈونیشنوں کے سامنے ایک نئی تجویز رکھی ہے۔ جس کی رو سے مستقبل قریب میں انڈونیشیا کو کامن ویلتھ کا درجہ مل جائیگا۔ اور اس کے تھوڑے عرصہ بعد انڈونیشنوں کو اپنے سیاسی درجے کا خود فیصلہ کرنے کا حق ہوگا۔